سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(سوموار5، منگل6، بدھ7، جمعرات8، جمعۃ المبارک9-جولائی2010)

(یوم الاثنین22، یوم الثلاثہ23، یوم الاربعاء24، یوم الخمیس25، یوم الجمع26-رجب المرجب1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد19(حصہ اول):شمارہ جات 1 تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

سوموار،5۔جولائی2010

جلد 19:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
3-	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	11
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
6-	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13
	تعزیت		
7-	شہدائے داتا دربار لاہور کے لئے دعائے مغفرت	-----------	13
	حلف		
8-	نومنتخب رکن اسمبلی کا حلف	-----------	14
9-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	15
	قرارداد		
10-	لاہور کے علاقوں میں ہونے والے بم دھماکوں کی پُرزور مذمت	-----------	15
	منگل6-جولائی2010		
	جلد 19: شمارہ 2		
11-	ایجنڈا	-----------	63
12-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	65
13-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	66
	سوالات (محکمہ زراعت)		
14-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	67
15-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	101
	پوائنٹ آف آرڈر		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16-	ایجنڈا پر تلاوت قرآن حکیم و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ کی بجائے صرف دو الفاظ تلاوت اور نعت تحریر کرنے کا مطالبہ ------------	133
17-	یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے ملازمین کے بارے میں وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے باوجود رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------	135
18-	ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کے سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے بھرتی کے اشتہار میں آئین کی دفعہ 27 کی خلاف ورزی ------------	138
19-	جیل روڈ لاہور، ممنوعہ جگہ پر سی این جی سٹیشن کی منظوری ------------	140
20-	محکمہ صحت کا ایف ایس سی اور O level کے طالب علموں کو میڈیکل داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ میں مساوی تسلیم کرنا ------------	141
	تحاریک استحقاق	
21-	ایس ایچ او تھانہ فیکٹری ایریا لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (---جاری) ------------	153
22-	ٹی ایچ کیو ہسپتال کہوٹہ کے ڈاکٹروں اور پولیس کا پوسٹ مارٹم میں عدم تعاون کے بارے میں افسران کو آگاہ کرنے پر معزز رکن کے خلاف مقدمہ کا اندراج (---جاری) ------------	154
	تحاریک التوائے کار	
23-	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ویسکولر سرجنز کی خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجہ سے جلے ہوئے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	156
24-	مانگا منڈی تا مراکہ ملتان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹروں اور مسافروں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	157

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
25۔	معصوم اور یتیم بچیوں، بیواؤں اور مکروہ دھندے میں پکڑی جانی والی خواتین کے لئے وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹی بنانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	158
26۔	ضلع کچہری لاہور کے مال خانہ میں کروڑوں روپے کا سامان کھلے آسمان تلے پڑا رہنے سے ناکارہ اور ضائع ہونے کا خدشہ	162
27۔	جعلی پیر کا چک نمبر 109 جہانیاں کے رہائشی محمد اعجاز کو زہر کا ٹیکہ لگا کر بیوی کو اغواء کرنا	163
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
28۔	مسودہ قانون ایوان میں متعارف کروانے کی اجازت کی تحریک	165
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
29۔	مسودہ قانون تحفظ خواتین گھریلو ملازمین مصدرہ 2010	166
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
30۔	ڈی جی خان میں قائم کئے گئے میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے ٹرائبل ایریا کے طالبعلموں کے لئے سیٹیں مختص کرنا	167
31۔	صوبہ پنجاب میں سرکاری ملازمتوں میں خواتین کا کوٹا بڑھانے کا مطالبہ	167
32۔	حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے یوم ولادت کو یوم خواتین کے طور پر منانے کا مطالبہ	168
	بدھ، 7۔جولائی 2010	
	جلد 19: شمارہ 3	
33۔	ایجنڈا	171
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	173
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ	174

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	175
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	221
	پوائنٹ آف آرڈر		
38۔	ٹی وی چینل پر معزز ممبر اسمبلی کی بغیر تصدیق جعلی ڈگری سے متعلق خبر کو نشر کرنا	------------	244
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
39۔	مسودہ قانون پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل اتھارٹی ٹریننگ مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	278
	پوائنٹ آف آرڈر (۔۔۔جاری)		
40۔	ٹی وی چینل پر معزز ممبر اسمبلی کی بغیر تصدیق جعلی ڈگری سے متعلق خبر کو نشر کرنا (۔۔۔جاری)	------------	279

جمعرات، 8۔جولائی 2010

جلد 19: شمارہ 4

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
41۔	ایجنڈا	------------	303
42۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	305
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	306
	پوائنٹ آف آرڈر		
44۔	پانی کے حوالے سے سندھ حکومت کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں پنجاب حکومت کے موقف کی وضاحت	------------	307

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	322
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	359
	توجہ دلاؤ نوٹس	
47۔	مانانوالہ شیخوپورہ، ڈکیتیوں کی وارداتوں کی تفصیلات ------------	385
	پوائنٹ آف آرڈر	
48۔	پرائیویٹ کمپنیوں کا پرائیویٹ منی لینڈنگ کے ذریعہ مجبور لوگوں کو لوٹنا------------	388
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
49۔	مسودہ قانون (ترمیم) پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و قوت برقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	392
	تحاریک استحقاق	
50۔	ٹی ایچ کیو ہسپتال کھوٹہ کے ڈاکٹروں اور پولیس کا پوسٹ مارٹم میں عدم تعاون کے بارے میں افسران کو آگاہ کرنے پر معزز رکن کے خلاف مقدمہ کا اندراج (---جاری) ------------	392
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
51۔	ہجویری یونیورسٹی لاہور کا پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظوری کے بغیر کلاسوں کا اجراء اور ڈگری جاری نہ کرنا ------------	393
52۔	لبرٹی چوک لاہور کی گرین بیلٹ پر پی ایچ اے کے عملہ و افسران کی ملی بھگت سے پلازہ مالک کا قبضہ ------------	395
53۔	لاہور میں بھکاریوں کی تعداد میں اضافہ، دہشت گردوں میں شامل ہونے کے خدشے پر لوگوں کو پریشانی کا سامنا ------------	396

54۔	حکومت کی جانب سے پہلی جماعت کے بچوں کے لئے چھ کتابوں پر مشتمل کورس منتخب کرنے سے بچوں کو پریشانی کا سامنا -----------	397
55۔	مصطفیٰ روڈ سنگھ پورہ لاہور چار سال سے زیر تعمیر ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا -----------	398
56۔	ٹی ایچ کیو ہسپتال کھوٹہ کے ڈاکٹروں اور پولیس کا پوسٹ مارٹم میں عدم تعاون (۔۔۔جاری) -----------	399
57۔	کورم کی نشاندہی -----------	402
	سرکاری کارروائی	
58۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 148(I) میں ترمیم کی تحریک -----------	403
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
58۔	مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب مصدرہ 2010 -----------	404
60۔	کورم کی نشاندہی -----------	427
	جمعتہ المبارک، 9۔جولائی 2010	
	جلد 19: شمارہ 5	
61۔	ایجنڈا -----------	429
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
62۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	431
63۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	432
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
64۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	433

65۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 469
66۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 491
قرارداد
67۔ ذرائع ابلاغ کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی مذمت اور کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ ------------ 492
68۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(82)/2010/231. Dated. 29th June 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 5th July 2010 at 3:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 28th June, 2010

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،5۔جولائی2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010

(مسودہ قانون نمبر5بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی 2010

(مسودہ قانون نمبر11بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی2010،جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،کوفی الفور زیر غور لایا جائے۔

4

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی2010منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2010

(مسودہ قانون نمبر9بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2010،جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے ریونیو نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،کوفی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2010 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔	چودھری محمد ایاز	ایم پی اے، پی پی۔9
2۔	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ایم پی اے، ڈبلیو۔363
3۔	جناب شاہان ملک	ایم پی اے، پی پی۔15
4۔	انجینئر شہزاد الٰہی	ایم پی اے، این ایم۔371

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*
2۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی
3۔	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
4۔	چودھری عبد الغفور	:	وزیر خوراک، صنعتیں*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(5۔جولائی تا23۔جولائی2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29۔جون2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(5۔جولائی تا23۔جولائی2010) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد اشرف خان سوہنا	:وزیر محنت وانسانی وسائل
6۔	حاجی احسان الدین قریشی	:وزیر مذہبی امور واوقاف اور بیت المال*
7۔	ملک ندیم کامران	:وزیر زکوٰۃ وعشر
8۔	ملک احمد علی اولکھ	:وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری وجنگلی حیات اور سیاحت وترقی تفریحی مقامات
9۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:وزیر تجارت وسرمایہ کاری
10۔	ملک محمد اقبال چنڑ	: وزیر جیل خانہ جات
11۔	جناب کامران مائیکل	: وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین اور سماجی بہبود*
12۔	رانا ثناء اللہ خان	: وزیر قانون وپارلیمانی امور، زکوٰۃ وعشر* ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ، پبلک پراسیکیوشن* اور مواصلات وتعمیرات*
13۔	جناب تنویر الاسلام	:وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت
14۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:وزیر آبکاری ومحصولات، ہائر ایجوکیشن وسکول ایجوکیشن، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13-جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(5-جولائی تا23-جولائی2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29-جون2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(5-جولائی تا23-جولائی2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 21,23-جولائی2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(5-جولائی تا23-جولائی2010) تفویض کیا گیا۔

7

15- جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16- حاجی محمد اسحاق : وزیر مال و بحالی اور کالونیز

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- راجہ طارق کیانی : محنت

2- چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

3- سردار کامل گجر : مال

4- جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز

5- جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ و عشر اور بیت المال

6- جناب ظفر اقبال ناگرا : ہاؤسنگ و شہری ترقی

7- جناب افتخار احمد خان : مذہبی امور و اوقاف

8- سردار محمد ایوب خان گادھی : تحفظ ماحولیات

9- محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم

10- جناب محمد سعید مغل : خوراک

11- جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری و محصولات

12- جناب محمد تجمل حسین : صنعت

13۔	رانا مبشر اقبال	:	
14۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی	:	
16۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
17۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔ جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

18۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
20۔	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات
21۔	جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
25۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔	چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)	:	
29۔	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔	محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی

32۔	محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔	محترمہ عظمٰی زاہد بخاری	:	ثقافت وامور نوجوانان
34۔	محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی وقوت برقی
35۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق واقلیتیں

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار،5۔جولائی2010

(یوم الاثنین،22۔رجب المرجب1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام4بج کر18منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات17 تا 27

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک(ہے)(17)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(18)اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19)دونوں میں ایک آڑ ہے کہ(اس سے)تجاوز نہیں کرسکتے(20)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(21)دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(25)جو(مخلوق)زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26)اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات(بابرکت)جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے
مکہ کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکار ﷺ کے پہلو میں دو یار نظر آئے
میری ہے دعا یارو سرکار ﷺ کے روضے پر
اللہ کرے میرا ہر یار نظر آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No please no point of order yet. Please have your seat. Let me speak. Please let me speak.

سب سے پہلے میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	چودھری محمد ایاز	ایم پی اے،	پی پی۔9
2۔	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ایم پی اے،	ڈبلیو۔363
3۔	جناب شاہان ملک	ایم پی اے،	پی پی۔15
4۔	انجینئر شہزاد الٰہی	ایم پی اے،	این ایم۔371

شکریہ

تعزیت

شہدائے داتا دربار لاہور کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب میں مولانا سے کہوں گا کہ داتا دربار میں جو mishap ہوا ہے، اس حوالے سے شہداء کے لئے دعا بھی کی جائے اور ہمارے جو بھائی اس میں زخمی ہوئے ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں ایک قرارداد مذمت بھی یہاں پر پیش کرنی

چاہئے۔ میں گورنمنٹ کو اور اپوزیشن کو بھی کہوں گا کہ وہ مل کر اپنی قرارداد پیش کریں جو پھر یہاں اسمبلی میں زیر بحث آئے گی، باقی بات میں بعد میں کروں گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: سب کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سب کے لئے کہا ہے۔

(اس مرحلہ پر شہدائے داتا دربار کے لئے دعائے مغفرت کی گئی
اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی گئی)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ No point of order.

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں داتا کی نگری کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب اس پر بات ہوگی تو آپ کو موقع دیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں اس مسئلے پر ضرور بات کروں گا۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ کو ٹائم ملے گا۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ مجھے قواعد کے مطابق چلنے دیں۔ آج ہمارے نومنتخب ایم پی اے کا حلف ہے ۔ چودھری اعجاز صاحب! آپ بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! میں بھی داتا صاحب کے حوالے سے آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کو موقع دیا جائے گا، تشریف رکھیں۔

جناب اعجاز احمد خان: ٹھیک ہے۔

حلف

نومنتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: اب میں اپنے بھائی سے کہوں گا کہ میں حلف کی عبارت پڑھوں گا آپ نے اپنا نام لینا ہے اور میں جو الفاظ کہوں گا وہ آپ نے repeat کرنے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔160 ملک سیف الملوک کھوکھر نے حلف لیا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی مذمت کے سلسلہ میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی مذمت کے سلسلہ میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی مذمت کے سلسلہ میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

لاہور کے علاقوں میں ہونے والے بم دھماکوں کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان یکم جولائی 2010 کو داتا کی نگری لاہور میں برصغیر کی عظیم بزرگ ہستی سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر ہونے والے خودکش حملوں اور اس کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان کو بدترین قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ اس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس پر اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ برصغیر میں اسلام کا نور پھیلانے والی اس عظیم شخصیت کے مزار شریف پر ہونے والے اس واقعے سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو ناقابل تلافی ٹھیس پہنچائی ہے۔ یہ ایوان اس واقعہ کو اسلام اور وطن عزیز کے خلاف ایک مذموم سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کارروائیوں کے پیچھے پوشیدہ ہاتھ کو بے نقاب کرنا ضروری ہے۔ یہ ایوان زائرین کے قتل عام کو ایسا بدترین المیہ قرار دیتا ہے جس کی پوری انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ان خودکش حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے بے گناہ اور معصوم زائرین کے اہلخانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔ یہ ایوان جناح ہسپتال اور ہال روڈ پر ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس دہشتگردی کے نتیجہ میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور معصوم شہریوں کی شہادت پر دل گرفتہ ہے۔ یہ ایوان ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں واقع

عبادت گاہوں میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی پُر زور مذمت کرتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ احمدیوں سمیت تمام اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ ایوان یہ دعا بھی کرتا ہے کہ پروردگار ان واقعات میں ملوث افراد کو جلد کیفر کردار تک پہنچائے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ایسی ہمت عطا فرمائے جس سے وہ ان اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر کا جرأت سے مقابلہ کر سکیں۔ یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشتگردوں کو یہ وارننگ اور پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے مذموم عزائم کے خلاف متحد ہے۔ اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان یکم جولائی 2010 کو داتا کی نگری لاہور میں برصغیر کی عظیم بزرگ ہستی سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر ہونے والے خودکش حملوں اور اس کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان کو بدترین قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ اس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس پر اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ برصغیر میں اسلام کا نور پھیلانے والی اس عظیم شخصیت کے مزار شریف پر ہونے والے اس واقعے سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو ناقابل تلافی ٹھیس پہنچائی ہے۔ یہ ایوان اس واقعہ کو اسلام اور وطن عزیز کے خلاف ایک مذموم سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کارروائیوں کے پیچھے پوشیدہ ہاتھ کو بے نقاب کرنا ضروری ہے۔ یہ ایوان زائرین کے قتل عام کو ایسا بدترین المیہ قرار دیتا ہے جس کی پوری انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ان خود کش حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے بے گناہ اور معصوم زائرین کے اہلخانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان جناح ہسپتال اور ہال روڈ پر ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس دہشتگردی کے نتیجہ میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور معصوم شہریوں کی شہادت پر دل گرفتہ ہے۔ یہ ایوان ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں واقع عبادت گاہوں میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ احمدیوں سمیت تمام اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ ایوان یہ دعا بھی کرتا ہے کہ پروردگار ان واقعات میں ملوث افراد کو جلد کیفر کردار تک پہنچائے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ایسی ہمت عطا فرمائے جس سے وہ ان اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر کا جرأت سے مقابلہ کر سکیں۔ یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشتگردوں کو یہ وارننگ اور پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے مذموم عزائم کے خلاف متحد ہے۔ اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتا ہے۔"

میرے خیال میں اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان یکم جولائی 2010 کو داتا کی نگری لاہور میں برصغیر کی عظیم بزرگ ہستی سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہونے والے خود کش حملوں اور اس کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان کو بدترین قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ اس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس پر اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ برصغیر میں اسلام کا نور پھیلانے والی اس عظیم شخصیت کے مزار شریف پر ہونے والے اس واقعے سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے

جذبات کو نا قابل تلافی ٹھیس پہنچائی ہے۔ یہ ایوان اس واقعہ کو اسلام اور وطن عزیز کے خلاف ایک مذموم سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کارروائیوں کے پیچھے پوشیدہ ہاتھ کو بے نقاب کرنا ضروری ہے۔ یہ ایوان زائرین کے قتل عام کو ایسا بدترین المیہ قرار دیتا ہے جس کی پوری انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ان خود کش حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے بے گناہ اور معصوم زائرین کے اہلخانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان جناح ہسپتال اور ہال روڈ پر ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس دہشتگردی کے نتیجہ میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاران اور معصوم شہریوں کی شہادت پر دل گرفتہ ہے۔ یہ ایوان ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں واقع عبادت گاہوں میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی بھی پُر زور مذمت کرتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ احمدیوں سمیت تمام اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ ایوان یہ دعا بھی کرتا ہے کہ پروردگار ان واقعات میں ملوث افراد کو جلد کیفر کردار تک پہنچائے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ایسی ہمت عطا فرمائے جس سے وہ ان اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر کا جرأت سے مقابلہ کر سکیں۔ یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعے تمام دہشتگردوں کو یہ وارننگ اور پیغام دیتا ہے کہ پوری قوم ان کے مذموم عزائم کے خلاف متحد ہے۔ اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے منافی ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کا عزم کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب میں قائد حزب اختلاف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ساری قوم اور اس ایوان کے تمام ممبران جو یہاں پر تشریف فرما ہیں یا جو نہیں بھی ہیں سب دل گرفتگی کی صورتحال میں ہیں۔

داتا دربار کی دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ یہ واقعہ تو نائن الیون سے بھی بہت بڑا واقعہ ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کا نائن الیون ہے۔ نہیں، یہ اس سے بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ:

گنج بخش فیض عالم مظہر نُور خدا
ناقصاں را پیر کامل،کاملاں را رہنما

سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ آج سے سینکڑوں سال پہلے یہاں لاہور میں اپنے مرشد کے کہنے پر افغانستان سے تشریف لائے اور ایک ویرانے میں، چھوٹی سی کٹیا میں بیٹھ کر رُشد وہدایت کا دیا جلایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دیے کی روشنی سے اس سارے خطے میں اسلام پھیلا ہے۔ غوث، قطب اور ولی سب یہاں پر آتے رہے اور فیض پاتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد بھی مزار اقدس پر حاضری دے کر فیض پاتے رہے۔ یہ ایک ہزار سالہ انسانیت کی خدمت اور محبت کا culture ہے جس پر حملہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے اہل اسلام، اہل پنجاب اور اہل پاکستان کی روحوں پر حملہ ہے۔ اس کو میں اپنے پاکستانیوں کے قلب پر حملہ قرار دیتا ہوں۔ داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں پر جو کچھ پرچار کیا، انہوں نے یہاں پر جو تبلیغ کی وہ رسالت مآب ﷺ کے ارشادات کے مطابق تھی۔ رسالت مآب ﷺ پر میرے ماں باپ قربان، میری جان قربان، آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اندر انسانوں کا حسن اخلاق بہتر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔" انہوں نے مسلمانوں کا نہیں کہا بلکہ انہوں نے انسانوں کا کہا ہے۔ اسی طرح حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو، کسی کا مال نہ کھاؤ، اچھا معاشرہ بناؤ، درخت مت کاٹو، بوڑھوں کا سہارا بنو اور گرے ہوئے کو اٹھاؤ" یہ ان کے ارشادات تھے جو کہ وہ رُشد وہدایت کی شکل میں یہاں پر لائے۔

جناب سپیکر! داتا دربار کا تمام premises، اس کا ایک ایک کونا، ایک ایک گوشہ مظلوموں اور کمزوروں کے لئے باعث راحت اور رحمت ہے۔ وہاں پر جا کر لوگوں کو سکون ملتا ہے۔ قدم اندر رکھتے ہی ان کے دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے اور دوسرے لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سوچنے کی بات ہے کہ اس صوبہ کے اندر عبادت گاہیں محفوظ نہیں، مساجد محفوظ نہیں، سکول محفوظ نہیں، حکومتوں کے اپنے ادارے، پولیس محفوظ نہیں۔ پولیس کے افسران،

ڈی آئی جیbunkers میں بیٹھتے ہیں۔وہ پولیس کہ جس نے عوام کی حفاظت کرنی ہوتی ہے وہ خودbunkers میں بیٹھ رہی ہے۔یہ کیا صورتحال ہو گئی ہے؟ جس کو ہم گوشہ عافیت سمجھتے ہیں آج اس پر بھی حملہ ہو گیا ہے۔ان دہشت گردوں کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں میں اس کو مکمل طور پر حکومت اور انتظامیہ کی ناکامی گردانتا ہوں۔اس سے بڑی اور ناکامی کیا ہو گی، ہم کیوں مصلحتوں کا شکار ہو رہے ہیں؟ہمیں کھل کر بات کرنی چاہیئے اور تسلیم کرنا چاہیئے۔اب ہر طرف سے ان کی ناکامی کے نتیجے میں یہ مطالبہ آرہا ہے کہ حکومت مستعفی ہو جائے، حکومت کے ذمہ داران مستعفی ہو جائیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جائز مطالبہ ہے اس لئے کہ حکومت کو اپنی کارکردگی show کرنے کے لئے کوئی کم وقت نہیں ملا۔

یہ حکومت اپنے تین بجٹ پیش کر چکی ہے۔اب بہت تھوڑاtime رہ گیا ہے، یہ صرف دو بجٹ مزید پیش کر سکتے ہیں۔انہوں نے بہتری کے لئےbudgets دیئے ہیں لیکن پھر بھی بہتری کیوں نہیں ہوئی؟ہم یہاں پر اس لئے تجاویز دیتے ہیں کہ اگر بہتری ہو گی تو یہ حکمران سرخرو ہوں گے،لوگ ان کی تعریف کریں گے اور اس میں ہمارا بھی نام آئے گا کہ اپوزیشن نے یہ تجاویز دیں تھیں جن پر حکومت نے عمل کیا ہے لیکن کیا کریں یہ ہماری تجاویز پر عملدرآمد کرتے ہی نہیں۔میں اپنے دیہی علاقوں کی بات کرتا ہوں۔وہاں سائیکل پر، چھوٹی سی چھابڑی یا ریڑھی کے اوپر چیزیں فروخت کرنے والے جو vendors ہوتے ہیں ان کو بھی لوٹ لیا جاتا ہے۔یہاں پر law and orderکی بات کرنا پڑتی ہے،لوگوں کے
نان ونفقہ کمانے کی بات کرنا پڑتی ہے۔وہ شخص جس کی چھابڑی میں کل تین چار سو روپے کی چیزیں ہوتی ہیں وہ جب انھیں فروخت کرنے کے لئے جاتا ہے تو اسے راستے میں لوٹ لیا جاتا ہے،ایک دفعہ لٹ گیا،دوسری دفعہ لٹ گیا اور اب وہ مجبور ہو کر اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔دیہی علاقوں کے لوگ شام کے بعد کہیں پر overtime نہیں لگا سکتے،ان کو دن کی روشنی میں اپنے گھروں میں واپس آنا پڑتا ہے۔Highwayپر ناکے لگا کر لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔کل ہی کی بات ہے کہ مانانوالہ میں ناکہ لگا کرcarpeted dual carriageway پر لوگوں کو لوٹ لیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ Tasks Forces اور کمیٹیوں سے کام بنتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔ یہ حکمران صرف اپنی اکثریت کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ کسی کے پاس حکمرانی کا واضح mandate مرکز میں ہے اور نہ ہی صوبہ کے اندر ہے لیکن جب دو جماعتوں نے مل کر اپنے mandate کو پورا کر لیا، جب دو جماعتوں نے مل کر یہاں پر اتحادی حکومت بنالی ہے تو پھر اب ایسے واقعات کے بعد یہ دونوں اتحادی جماعتیں آپس میں کیوں لڑ رہی ہیں؟ یہ دست و گریباں ہو کر لوگوں کی توجہ اس واقعہ سے ہٹاتی ہیں۔ اب یہ توجہ نہیں ہٹائی جا سکتی۔ اب لوگوں کی توجہ آپ پر مرکوز ہے۔ آپ کو انہوں نے حق حکمرانی دیا ہوا ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) اس پاکستان کے 65 فیصد حصہ پر حکمران ہیں اس لئے ہم نے انہی حکمرانوں سے پوچھنا ہے، ہم نے دونوں سے پوچھنا ہے، صرف ایک سے نہیں پوچھنا۔ دونوں حکمران ہیں، دونوں کابینہ کے اندر ہیں۔ یہ جو مرضی کریں لیکن عوام کو تحفظ ملنا چاہئے۔ اگر عوام کو بھی تحفظ نہیں دینا تو خدارا جہاں ہمارا گوشہ عافیت ہے، جو ہمارے بزرگ ہیں، جو ہمارے آباؤاجداد ہیں، جن سے ہم پیار کرتے ہیں، جن کے صدقے ہم دعائیں مانگتے ہیں ان کے مزارات کا تو تحفظ کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ فکر نہ کریں، آپ کی باری آ رہی ہے، آپ ضرور گوہر افشانی کر لیجئے گا لیکن ابھی تشریف رکھیں۔ ہمارے ہاں یہاں گیلری میں قومی اسمبلی کے ممبر ملک محمد افضل کھوکھر صاحب تشریف فرما ہیں۔ ہم پنجاب اسمبلی میں ان کو welcome کرتے ہیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا ہے۔ آج جس واقعہ کا ذکر ہو رہا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ یہ ہم سب کے لئے چیلنج ہے۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ موجودہ حکومت کے لئے ایک چیلنج ہے اور ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس دن موجودہ حکومت برسراقتدار آئی تھی، پورا ایوان جانتا ہے کہ صوبہ سرحد اور سوات میں بچیوں کے کالج اور سکول بند ہو چکے تھے۔ آج اللہ کے فضل سے ہماری حکومت، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور صدر پاکستان، آصف علی زرداری صاحب کی کوششوں سے یہ سکول کھل چکے ہیں اور ان پر پاکستان کا پرچم لہرا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح بہت سی جگہوں پر افواج پاکستان نے ان دہشت گردوں کو پسپا کر دیا ہے اور اب وہ اپنی آخری جنگ صوبہ پنجاب میں دہشت گردی پھیلا کر لڑ رہے ہیں۔ ہم ان کا اس صوبہ پنجاب میں بھی مقابلہ کریں گے۔ جس طرح ان دہشت گردوں کو سوات میں مارا ہے انشاءاللہ پنجاب میں بھی ان کو اسی طرح ماریں گے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان چند ملک دشمن عناصر، ظالموں سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ ہم کسی آمر کے ساتھی نہیں ہیں اور ہم نے ہمیشہ آمروں کی مخالفت کی ہے اور ہم ہمیشہ ان کے سامنے دیوار کی طرح کھڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہم ان دہشت گردوں کے سامنے بھی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے اور ان کو پاکستان سے بھگا کر رہیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! من حیث القوم اس میں اپوزیشن بھی آپ کے ساتھ ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج 5۔جولائی ہے، 5۔جولائی کو ایک آمر ضیاءالحق نے ایک منتخب عوامی حکومت کو ختم کیا تھا۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ضیاءالحق نے ایک منتخب عوامی حکومت کو سازش کے ذریعے ختم کیا میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم پرویز مشرف کے اس اقدام کی بھی مذمت کرتے ہیں جس کے ذریعے اس نے بھی ایک منتخب حکومت کو ختم کیا اور میں آج اس House کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ از خود نوٹس لیں اور پرویز مشرف کو سزائے موت دینے کا اعلان کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین اراکین حزب اختلاف نے راجہ ریاض احمد
کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی)

MR. SPEAKER: No cross talk. No comments, no comments.

نہیں، آپ آرام سے بیٹھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جنہوں نے پرویز مشرف کا ساتھ دیا ان کو کوڑے مارنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: شوکت محمود بسراء صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی یہاں پر داتا کی نگری کے متعلق بات ہوئی ہے ہمیں اس بات کو بہت serious لینا چاہئے۔ میں چودھری ظہیر الدین صاحب کی اس بات سے تائید کرتا ہوں کہ اگر ایک ایکسیئن غلطی کرے تو اس کو ہتھکڑی لگ سکتی ہے، اگر ایک DSP غلطی کرے تو اس کو ہتھکڑی لگ سکتی ہے میرا یہ مطالبہ ہے کہ اتنا بڑا security lapse ہوا ہے لہذا IG Punjab کو suspend کیا جائے۔ جب کوئی تحقیقات کرنی ہوتی ہے تو وہ IG and DIG's پر مشتمل کمیٹی بنا دی جاتی ہے تو ان سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس پارلیمنٹ کے اندر جتنی جماعتیں موجود ہیں ان پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے اس IG اور DIG's کو ہمارے ماتحت کیا جائے اور جن لوگوں نے یہ security lapse کیا ہے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم سب لوگوں کے لئے لمحہ فکر یہ ہے اور ایک دن ہماری بہن بیگم سعد رفیق نے بات کی تھی کہ ہمیں شادیانے نہیں بجانے چاہئیں، ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرنی چاہئے، ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے پوری عوام اور پوری دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ آج ہم سب لوگوں کو اس بات کا عہد اور اقرار کرنا ہو گا کہ کالعدم تنظیموں کے ساتھ ہمارے کسی قسم کے روابط نہیں ہونے چاہئیں۔ آج لاہور کے اندر دسواں یا بارہواں واقعہ ہوا ہے ہمیں اس بات کو مذاق میں نہیں اڑانا چاہئے اور اپوزیشن کی اس بات کو اس لئے serious لینا چاہئے کہ یہ حالات آٹھ سالہ ڈکٹیٹر شپ کے نتیجہ میں ہمیں ملے ہیں۔ آیئے! آج ہم سب لوگ مل کر اس دہشت گردی کو ختم کرنے کا عہد کریں۔ اگر پاکستان ہو گا تو ہم وزیر اعظم بھی بنیں گے، ہم MNA's بھی بنیں گے، ہم MPA's بھی بنیں گے، اگر خدانخواستہ پاکستان نہ رہا تو ہم بھی نہیں رہیں گے۔ ہمارے دشمن طالبان نے کل ایک statement دی ہے کہ اب ہمارا target پنجاب ہے اور دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں عوام لڑتی ہے یا فوج لڑتی ہے تو ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ پورے

عالم اسلام اور پورے پاکستان کے اندر دو دن کا سوگ منایا جائے کیونکہ داتا کی نگری بہت مقدس نگری ہے۔

جناب سپیکر: میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ پریس والے گیلری سے walkout کر گئے ہیں تو مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور حاجی اسحاق صاحب جائیں اور انہیں واپس لے کر آئیں۔ اللہ رکھا صاحب بھی ساتھ جائیں۔ جی، بسراء صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے دو مطالبات کئے ہیں کہ ہمارے House کی کمیٹی بنائی جائے اور IG Punjab کو فی الفور suspend کیا جائے ہم SP کی suspension کو نہیں مانتے۔ ہمارے علمائے کرام نے کل وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے اپنے مطالبات رکھے ہیں ان مطالبات کو serious لیا جائے اور ان مطالبات پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اگر ہم داتا کی نگری کی رکھوالی نہ کر سکے اور ملزموں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے تو خدا کی قسم ہم اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے کیونکہ داتا کی نگری وہ نگری ہے جہاں پورا عالم اسلام اپنی منتیں ماننے آتا ہے اور اس صوفیائے اعظم نے پوری دنیا کو اپنے علم سے روشن کیا ہے تو میں آپ سے یہی عرض کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا کہ اب ہمارے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے کہ داتا کی نگری محفوظ نہیں ہے تو پاکستان کا کوئی کونا محفوظ نہیں ہے اور داتا کی نگری پر پورے عالم اسلام کی نظر ہے اور سعودی عرب کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ داتا کی نگری پر دعا کیا کرو۔ ہم آج تمام اختلافات بھلا کر یہ عہد کریں کہ ہم اپنے خون کے آخری قطرے تک ان دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑیں گے اور اپنے اس House کی کمیٹی پر اعتبار کریں گے۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .No, no. No point of order جی، آپ کی مہربانی، بیٹھیں۔ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ ابھی لغاری صاحب بات کریں گے، ان کے بعد طاہر خلیل سندھو صاحب اور ان کے بعد پرویز رفیق صاحب کی باری ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! داتا دربار پر جو tragedy ہوئی ہے اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے اور اس پر سب نے criticize بھی کر لیا اب ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کو

آگے لے کر کیسے چلنا ہے۔ راجہ صاحب نے مشورہ دیا ہے کہ یہاں پر فوج آجائے تو حکومت کے سینئر منسٹر کی طرف سے فوج کو دعوت دینا بہت ہی serious بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے کسی کو دعوت نہیں دی۔ میری بات سنیں اب فوج جو operation کر رہی ہے تو ساری قوم اس فوج کے ساتھ ہے یہ بات ہو رہی ہے۔ آپ پتا نہیں اس بات کو کیا سمجھ گئے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آج کی قرارداد داتا دربار پر ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کرنے کے بارے میں تھی۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ راجہ صاحب نے political point scoring کرنے کی کوشش کی ہے تو میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ point scoring والا معاملہ اکیلا ان کی طرف سے نہیں ہو رہا، آپ کی طرف سے بھی ایسے ہوتا ہے۔ آپ اس قرارداد پر بات کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد محسن خان لغاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: آپ کو کس نے اجازت دی ہے؟ وہ خود ہی نہیں بولے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ بولیں، وہ بولنا چاہتے ہی نہیں ہیں تو میں کیا کروں۔ اگر آپ ایسا کرنا چاہتی ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے کبھی بھی اور آج بھی اپنی تقریر میں فوج کو دعوت نہیں دی، میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ وہ ان دہشتگردوں کو ختم کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے۔ ان کی بیماری یہ ہے کہ انھیں فوج اور آمروں کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا۔ یہ آمروں کی جوتیاں اٹھاتے رہے ہیں، یہ آمروں کے ساتھی رہے ہیں اور یہ یہاں کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم پرویز مشرف کو وردی میں دس دفعہ منتخب کروائیں گے، انھیں شرم نہیں آتی۔

جناب سپیکر: اب اس بات کو چھوڑیں۔ بڑی مہربانی۔ جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! راجہ صاحب ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ ایوب خان کے وقت کو بھول چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات نہیں سنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔جی، طاہر خلیل سندھو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد کہتا ہوں کہ مجھے نہیں پتا تھا کہ اس موضوع اور اتنے بڑے سانحہ پر ایسی باتیں کی جائیں گی۔ میں صرف پاکستان میں بسنے والے تمام مسیحی اور دیگر تمام اقلیتوں کی طرف سے اپنے ملک پاکستان کے لئے دعا گو ہوں اور اپنے مسلم بھائیوں کے غم میں برابر کا شریک ہوں اس لئے بھی کہ یہ بات تو کہی گئی کہ تمام مسلمانوں کے دل آزردہ ہیں اور افسوس ہے لیکن ہمارے دل بھی اتنے ہی رنجیدہ ہیں کیونکہ داتا کی نگری کے حوالے سے سچی بات یہ ہے کہ وہاں پر کبھی کسی کا مذہب نہیں پوچھا جاتا تھا۔ قرارداد چونکہ منظور ہو چکی ہے، میں اس قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں اور دوسری اقلیتوں کی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ ہم سب اپنے مسلم بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، محترمہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ!

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! میں آپ کی نہایت ہی مشکور ہوں کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر ہونے والے افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت میں جگہ دے اور ان کے ورثاء کو صبر جمیل عطا کرے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ نہایت افسوسناک بات ہے اور یہ حکومت پنجاب کی ناکامی کا ایک ثبوت بھی ہے کہ موجودہ بجٹ میں حکومت نے لاء اینڈ آرڈر کی مد میں 50۔ارب روپیہ مختص کیا لیکن لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ابھی تک improve نہیں ہو سکی۔ پچھلے بجٹ میں ان لوگوں نے 43۔ارب روپے رکھے تھے جو کہ صرف VIPs کی سکیورٹی پر خرچ کئے گئے اور revised budget میں تقریباً 47۔ارب روپے VIPs کی سکیورٹی کے انتظامات پر خرچ ہوئے جس میں پچاس پچاس ہزار

کے sniffer dogs آئے، scanners آئے اور ایلیٹ فورس کو equipments دیئے گئے۔ ان تمام انتظامات کا کیا فائدہ کہ ایک طرف تو وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں اور اوپر سے انھوں نے تمام پولیس نفری اپنی ذاتی سکیورٹی کے لئے رکھی ہوئی ہے یا صرف وزراء کے لئے یہ تمام انتظامات ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں جتنے پولیس والے حاضر ہوتے ہیں اتنے پولیس والے مزاروں پر بھی نہیں ہیں، داتا دربار پر اتنی نفری نہیں ہے جتنی انھوں نے اپنی ذاتی سکیورٹی کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ میری حکومت سے گزارش ہے کہ اب وہ صرف VIPs کی سکیورٹی کے لئے اتنا خرچہ نہ کریں اور عوام ٹیکس دیتی ہے اس سے جو زائرین وہاں آتے ہیں ان کی سکیورٹی کو بھی بہتر بنایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ

میاں نصیر احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پنجاب کے اندر FSc کے لاکھوں طلباء جو انٹری ٹیسٹ دینے کے بعد میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں، 20۔ جولائی 2010 کو ان کے انٹری ٹیسٹ کا announce کر دیا گیا ہے لیکن FSc کے امتحان کا رزلٹ اگست میں announce ہونا ہے اور اس انٹری ٹیسٹ کے لئے 60 فیصد نمبروں کو بنیاد بنایا گیا ہے کہ 60 فیصد نمبر لینے والے طلباء کو ہی میڈیکل کالجوں میں داخلہ ملے گا۔ ان کا رزلٹ اگست میں آنا ہے اور انٹری ٹیسٹ 20۔ جولائی کو ہو رہا ہے۔ یہ کس طرح کا مسئلہ ان طلباء کو درپیش ہے میں اس کی وضاحت وزیر صاحب سے چاہوں گا؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اسی میں ایک بات اور کرنا چاہتی ہوں جو بہت اہم ہے۔ میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ میں انگریزی کا پرچہ O-level اور میٹرک کے لئے سانجھا قرار دیا گیا ہے۔ ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ O-level کے students کا English standard بہت زیادہ ہوتا ہے اور میٹرک کے students کا English standard وہ نہیں ہوتا لہٰذا میٹرک کے students کے ساتھ شدید ناانصافی ہوگی۔ اس پرچے کو سانجھا کر کے آپ نے لکھ دیا ہے کہ O-level کے students ہی زیادہ marks لیں گے۔ 20۔ جولائی کے انٹری ٹیسٹ سے طلباء اور ان کے

والدین میں بہت بے چینی ہے میں متعلقہ لوگوں سے درخواست کروں گی کہ وہ اس چیز کو بھی دیکھیں کہ O-level اور میٹرک کا انگریزی کا پرچہ سانچھا کس طرح لیا جا سکتا ہے۔ اس میں انصاف کا کون سا پیمانہ سامنے رکھا گیا ہے اور میڈیکل کالجوں میں داخلے کو Science based کرنے کی بجائے English based کیا جارہا ہے۔ اس کے خلاف FSc کے students کی طرف سے شدید احتجاج ہے کہ جن کو فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی میں نمبر ملے ہیں وہ انگریزی کی وجہ سے میڈیکل کالجوں سے دور ہو جائیں گے لہذا اس کو revised کیا جائے اور اس کو روکا جائے ورنہ تہلکہ مچے گا اور یہ challenge exam ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ ان کے پوائنٹ آف آرڈر کے جواب میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں قرارداد پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: قرارداد کے بارے میں پہلے پرویز صاحب کو باری ملے گی پھر آپ کو ملے گی۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے سارے House کا مشکور ہوں کہ آج انھوں نے حالیہ دہشتگردی کے جو بھی واقعات پنجاب میں پیش آئے ان کے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرنے اور زخمیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے جو قرارداد پیش کی۔ میں اس پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں صحافی واک آؤٹ ختم
کر کے واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: خوش آمدید۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر جو واقعہ ہوا یقیناً وہ تمام انسانیت پر حملہ ہے، یہ نہ صرف عالم اسلام بلکہ انسانیت پر حملہ ہے۔ اس طرح جب دہشتگردی کے واقعات ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں اقلیتی عبادت گاہوں میں پیش آئے۔ آج ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ کون سے ایسے ملک دشمن عناصر ہیں، آج ہمیں سیاسی پلیٹ فارم کی attachment and affiliation سے علیحدہ ہو کر یہ سوچنا پڑے گا کہ ہم نے اس وطن عزیز میں رہنے والے تمام لوگوں کو، تمام مسلکوں کو بلا رنگ و نسل، مذہب کی تفریق کے بحیثیت پاکستانی تحفظ دینا ہے اور یہ موجودہ حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس واقعہ میں جو انتظامیہ کی طرف سے غفلت برتی گئی اس پر پنجاب حکومت سخت اقدامات کرے اور جتنے بھی وہ ناسور، منافق اور قاتل جنھوں نے اس عظیم ہستی کے مزار پر حملہ کیا، میرے بھائی پہلے کہہ چکے ہیں کہ آپ کے مذہبی بلکہ ہمارے بھی ایک انسان ہونے کے ناتے مذہبی و روحانی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں All Pakistan Minorities Alliance کی طرف سے، پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے اور خصوصاً مسیحیوں کی طرف سے اس واقعہ پر گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہوں اور اس کی شدید الفاظ میں قومی سطح، صوبائی سطح اور بین الاقوامی سطح پر مذمت کرتا ہوں۔ میری یہ گزارش ہے کہ مسیحیوں کی طرف سے ہمیشہ اس ایوان میں روایت رہی ہے کہ جب بھی اس طرح کا کوئی افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے تو پنجاب اسمبلی میں خاموشی اختیار کروائی گئی ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ مسیحیوں اور اقلیتوں کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں اور اس عظیم ہستی کو ایک تقدس دینے کے احترام میں اس House میں دو منٹ کی خاموشی کروائی جائے۔ آپ اس کا باقاعدہ اعلان کریں کہ خاموشی اختیار کی جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اس پر کیا کہنا ہے، سب نے تو سن لیا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی)

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس پر بات تو بہت ہو چکی ہے لیکن میرے بھی اپنے جذبات ہیں۔

کرن کرن کی جبیں سے ٹپک رہا ہے لہو
رخ صحر ہے بُری طرح زخم کھائے ہوئے

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یکم جولائی کو جو واقعہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے دِر اقدس پر ہوا ہے یہ یقیناً نائن الیون سے کہیں بڑھ کر مسلمانوں کی غیرت کو للکارا گیا ہے اور اس واقعہ کو ہمیں بالکل کسی صورت بھی easy نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ دہشت گردوں کی ایک انتہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایوان میں ہم جتنے لوگ بھی بیٹھے ہیں قطع نظر اپنی جماعتوں سے وابستگیوں کو ایک طرف رکھ کر ہمیں پاکستان کی طرف ایک قدم آگے آنا چاہئے اور اسلام کی بات کرنی چاہئے۔ میں آج on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اقلیتی بھائیوں نے بڑی خوبصورت بات کی ہے اور جس طرح انہوں نے اظہار یکجہتی کیا ہے میں ان کی اس سوچ کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔ اب یہ وقت آ گیا ہے جیسے سینئر منسٹر صاحب نے فرمایا کہ اب یہ دہشت گردی کی جنگ آخری مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے۔ پاکستانی قوم اللہ کے فضل و کرم سے ایک زندہ اور talented قوم ہے۔ میرے وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑا categorically حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر جا کر یہ کہا ہے بلکہ باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ اس واقعہ میں جو بھی involve ہیں، جن لوگوں کی غیر ذمہ داری ہے یا جن لوگوں نے یہ سازش کی ہے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ آج ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اگر کہیں blast ہوتا ہے یا suicide attack ہوتا ہے تو پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ان کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہے، پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے یا پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے بلکہ بلا تفریق innocent لوگوں کو آج زندہ جلایا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بقول شاعر کہ:

دیے جلانے کی رسم تو بڑی پرانی ہے فراز
تیرے شہر کے لوگ تو انساں بھی جلا دیتے ہیں

جناب سپیکر! ہم کب تک یہ سب کچھ دیکھتے رہیں گے ؟ اب فیصلے کا وقت آ گیا ہے بلکہ آج ہم سب کو یہ چاہئے کہ تنقید برائے اصلاح تو ہم کرتے اور سنتے رہتے ہیں بلکہ میڈیا پر بھی ہوتی ہے لیکن آج تمام سیاستدانوں کی طرف سے ایک تعمیری بات ہونی چاہئے اور ایک زباں میں ایک سبز ہلالی پرچم کے نیچے کھڑے ہو کر یہ عہد کرنا چاہئے کہ پاکستان کی بقاء اور سربلندی کے لئے ہمیں جو کچھ کرنا پڑا اپنی جماعتوں سے ایک طرف کھڑے ہو کر ہم اللہ کے فضل سے پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ سفینہ صائمہ کھر صاحبہ!

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ محترمہ! ذرا ایک منٹ پہلے میں ان کی بات سن لوں۔

MS SAFINA SAIMA KHAR: Sir! You took my name to speak or you ask him to speak? I think you took my name to speak.

جناب سپیکر: وہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، حاجی صاحب!

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میڈیا والے لوگ واک آؤٹ کر کے گئے تھے جن کا بڑا جائز سا مطالبہ ہے جو میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں جس کا Chair جو بھی فیصلہ کرے۔ محمد اکرم "ڈیلی ٹائمز" کے رپورٹر تھے جو سانحہ داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی مذمت کے حوالے سے ریلی کے ساتھ ساتھ coverage کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک ASI واجد علی جو گڑھی شاہو میں تعینات تھا اُس نے mob سے کہا کہ اسے آگ لگا دی جائے۔ ان کے پاس ایسے شواہد موجود ہیں کہ اس ASI نے یہ بات کی ہے اور ان کی گاڑی کو mob نے آگ لگائی ہے۔ اس سلسلے میں وہاں پر مقامی طور پر درخواست دی جا چکی ہے جن کا مطالبہ ہے کہ پرچہ درج کیا جائے، ایس پی کو بلایا جائے اور اسے نوکری سے برخاست کیا جائے۔ ان کا یہ جائز سا مطالبہ آپ کے گوش گزار کر دیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ نے رپورٹ سن لی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ابھی حاجی صاحب اور پریس کے معزز ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں اور اس معاملے پر جو بھی ضروری کارروائی بنتی ہوئی اس کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی عمل میں لائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، محترمہ!

MS SAFINA SAIMA KHAR: Honorable Speaker! I hope it is ok and I speak in English.

جناب سپیکر: اجازت تو میں نے دینی ہے۔

MS SAFINA SAIMA KHAR: I want your permission.

جناب سپیکر: دیکھیں، ہاؤس میں اردو میں بات کریں۔

محترمہ سفینہ صائمہ کھر: چلیں، آج اگر ان کو سمجھ نہیں آئے گی تو پھر

I will try to speak in Urdu. It is a very very sad moment for Punjab…

جناب سپیکر: نہیں، آپ اسے دیکھ کر پڑھ نہیں سکیں گی اور میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ ویسے ہی بولیں۔

MS SAFINA SAIMA KHAR: It is a very very sad moment for what has happened in Punjab and is happening in Punjab. I think its time that "Jaag Punjabi Jaag". Punjab should wake up and do practical things and not to pass Resolutions make Committees because so far we have not been successful with all the terrorism attacks in Punjab. If we cannot blame our Police as they are too busy have too much work to do. We have to employ more Police officials. Our Police is trained for petty thefts, they are not trained to fight against terrorism they don’t have the latest equipments and they don’t have anything to fight against terrorism or catch terrorist so my suggestion would be that we should appoint twenty Commandos in each and every strategic city of Punjab like if you have in Lahore they can cover Sheikhupura and the other cities around it

if we had them in Multan they can cover Layyah and Muzaffargarh. So, if we have Commandos along with helicopters and latest equipments to fight against terrorism to reach the place where terrorist activity has taken place within five minutes. We are just talking and are not doing anything practical. I would like to ask you and the Government of Punjab that this is the right time instead of wasting money on "Sasti Roti" and other schemes we should by abstracting spot terrorism for terrorist and that is the only answer. Thank you.

معزز اراکین: روٹی درمیان میں کہاں سے آ گئی؟

MS SAFINA SAIMA KHAR: Yes, you can continue “Sasti Roti” if there is peace and if there is terrorism and people are in law and order situation, it is not correct.

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ جی، کرنل شجاع صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال کیا تھا اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، وہ بعد میں آ جائے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا منسٹر صاحب سے جواب تو لے لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کو پتا نہیں ہے۔ ہماری جو بات ایڈوائزری کمیٹی میں ہوئی ہے میں آپ کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں آج پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہونے تھے۔

میاں نصیر احمد: لیکن پندرہ پوائنٹ آف آرڈر کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پندرہ کس کے پوائنٹ آف آرڈر ہوئے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کی ہے، اب تو منسٹر صاحب آ گئے ہیں اُن سے جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جب آپ نے سوال کیا تھا اس وقت وہ یہاں پر نہیں تھے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب آگئے ہیں، ان سے آپ جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: میں جواب لے لیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، کرنل شجاع صاحب!

کرنل (ر) شجاع خانزادہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔ اس واقعہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ پولیس سکیورٹی lapse کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ اگر وہاں پر سکیورٹی بہتر ہوتی اور وہاں پر اچھے لوگ تعینات ہوتے تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر کافی تقاریر ہوئیں۔ سینئر وزیر صاحب اور اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور اچھی تجاویز آئی ہیں لیکن ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس چیز کی root cause کیا ہے، یہ شروع کہاں سے ہوا ہے، یہ دہشت گردی پھیل کیوں رہی ہے، یہ دس سال پہلے کیوں نہیں تھی اور ان چند سالوں میں اس میں اتنا اضافہ کیوں ہوا ہے؟ سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اس میں کون سے ممالک اور سپر پاورز involved ہیں جو کہ ہمارے خلاف دہشت گردی کر رہے ہیں اور وہ پاکستان کے خلاف لگے ہوئے ہیں اور وہ کون سے ممالک ہیں جن کی نظریں ہماری نیوکلیئر تنصیبات پر ہیں اور وہ اس کو neutralized کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کون سے ممالک ہیں جو کہ اس وقت یورپ، امریکہ میں اسلام کے خلاف ہیں اور ہمارے مذہب اسلام کو بھی neutralized کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت جو دہشت گردی ہو رہی ہے، قبائلی علاقے، افغانستان یا ہمارے فرنٹیئر میں لڑائیاں ہو رہی ہیں تو میں یہ آپ کو بتا دوں کہ اس وقت افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کے پینتیس ممالک کی افواج کے خلاف وہ war of liberation لڑ رہے ہیں۔ وہ کوئی دہشتگرد نہیں اور نہ ہی وہ دہشت گردی کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ جو لوگ ہمارے خلاف لڑیں گے اور جنہوں نے ہم پر ڈراون حملے کروائے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے اگر آپ ایک بہت بڑے broad spectrum میں دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کے کئی ممالک نہیں چاہتے کہ پاکستان stable رہے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان تقسیم ہو جائے۔ بلوچستان میں دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے اور فرنٹیئر میں دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے تو ایک پنجاب ہی

stable تھا مگر یہاں بھی problems شروع ہو گئے ہیں۔ اگر میں اس floor پر یہ کہوں کہ کئی سپر پاور ممالک یہ چاہتے ہیں کہ فرنٹیئر میں ہونے والے ڈرون حملوں کی طرح پنجاب میں بھی انہیں اجازت دی جائے اور وہ یہاں حملے شروع کر دیں تو ہرگز نہیں اور یہ چیز کبھی نہیں ہو گی کیونکہ پنجاب کا ایک ایک بچہ اور ایک ایک فرد اس کے خلاف کھڑا ہو گا۔ ہم نے ان ڈرون حملوں کے خلاف جنگ لڑنی ہے۔ سی آئی اے یا باقی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے پنجاب کے خلاف عزائم انشاءاللہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے اور یہ اسی صورت ہو سکتا ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر آ کر آپس میں اتفاق کریں کہ یہ جنگ کوئی ایک دو دن کی نہیں بلکہ یہ بڑی لمبی جنگ ہے۔ میں آپ کو ترکی کی مثال دیتا ہوں جو تیس سال سے دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور آج بھی وہاں پر بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی قربانیاں Turkish نے دہشت گردی کی اس جنگ میں دی ہیں وہ کسی اور ملک نے ابھی تک نہیں دیں اور وہ ابھی تک دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہم ان سے سیکھ رہے ہیں اور اس حوالے سے کافی اقدامات ہو رہے ہیں۔ میں اس ایوان میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت تین چار چیزیں ساتھ ساتھ ہو رہی ہیں اور ہم سری لنکا، ترکی، ملائیشیا اور دیگر ممالک کی طرز پر ایک Counter Terrorism Department raise کرنا چاہتے ہیں جس کے تحت ایک Terrorism Force Counter بنے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ محترمہ نے کہا کہ کمانڈو ہونے چاہئیں تو ہمارے ایلیٹ بڑے اچھے trained اور affective ہیں اور جہاں پر بھی ضرورت پڑے گی انشاء اللہ تعالیٰ ایلیٹ کا استعمال ہو گا۔ بدقسمتی سے ہماری پولیس کو اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹریننگ نہیں دی گئی اور ہم نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پولیس کو trained کرنا ہے۔

جناب سپیکر! آپ حیران ہوں گے کہ اس وقت پولیس کی نفری میں کئی ہزار لوگ untrained ہیں مگر وہ پولیس کی وردی میں ہیں اور ان کے ہاتھ میں رائفل بھی ہے تو ہم نے سب سے پہلے آپ سب کی مدد سے انشاء اللہ تعالیٰ انہیں trained کرنا ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب نے ایک ساتھ ہونا ہے because کل یہی واقعہ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، ہمارے گھر میں ہو سکتا ہے، ہماری مساجد اور سکولوں میں ہو سکتا ہے تو ہم نے مل کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس وقت ہم نے پنجاب حکومت کے ساتھ رہنا ہے اور پنجاب یا پاکستان کی اس حکومت کو مضبوط کرنا ہے۔ ہم اپنے

سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر آگے چلیں اور دہشت گردی کا مقابلہ کر کے پاکستان کے خلاف عالمی دنیا کے ممالک کا مقابلہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ زوبیہ رُباب ملک صاحبہ!

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے میں نے کل ایک قرارداد یکم جولائی 2010 بروز جمعرات کو داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر انتہائی افسوسناک واقعہ کے بارے میں جمع کروائی تھی۔ میں اس واقعہ کی شدید مذمت کرتی ہوں اور میں نے اس قرارداد کو اس لئے نہیں پڑھا کہ مجھے انتہائی خوشی ہوئی اور ایک اعتماد کی لہر آئی کہ ہم سب نے متحد ہو کر ایک قرارداد پیش کی ہے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ کا جتنا بھی افسوس اور مذمت کریں انتہائی کم ہے کیونکہ یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان کیا۔ میں اس واقعہ میں ناحق شہید ہونے والوں کے لئے دعا گو اور زخمی ہونے والوں کے غم میں برابر کی شریک ہوں۔ میں یہاں پر ایک پُرزور اپیل کروں گی کہ:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اگر ان پر سپرے کر دیا جائے تو پھر؟

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! آپ کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہوں گی کہ سپرے بھی کچھ دنوں کے لئے خوشبو دے گی پھر اندھیری رات ہو گی۔ اس وقت ہم جس حالت جنگ میں ہیں اور ہمارا ملک جس حالت جنگ میں ہے اور اس جنگ میں جتنے بچوں کی مائیں، بھائی اور بہنیں ہم سے جدا ہو گئے اور ان کے اپنوں کے جدا ہونے کا حساب کون دے گا؟

جناب سپیکر! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ دریائے فرات کے کنارے اگر ایک کتا بھی مرے گا تو میں اس کا حساب دوں گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھتی ہوں اور مجھے بتایا

جائے کہ ہمارے اس پاکستان میں جنگ میں مرنے والے بیٹوں، بہنوں اور ماؤں کا کون حساب دے گا، ہم کس سے پوچھیں گے، کس کا نام لیں گے اور کیا ہم وزارت قانون سے پوچھیں گے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حساب دوں گا تو یہاں پر ضائع ہونے والی اتنی قیمتی انسانی جانوں کا حساب کون دے گا؟ دہشت گردی کی یہ لعنت اس لئے ہمارے پاس آئی ہے کہ یہاں پر سب اپنی اپنی رواداری اور اپنی اپنی کشمکش میں ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو تو ایجنسیوں سے فون آجاتے ہیں کہ باہر مت نکلو دہشت گردی ہو رہی ہے مگر ان غریبوں کا کیا ہو گا، انہیں کون بتائے گا اور ان کی حفاظت کون کرے گا؟

جناب سپیکر: اس فائل پر ہاتھ مت ماریں کیونکہ۔۔۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! اس عورت کا حال دیکھیں جو کہ نابینا تھی اور وہ بے چاری رو رہی تھی جس کا بچہ نہیں مل رہا اور جس کا گھر نہیں چل رہا تو میں آپ سے گزارش کروں گی کہ ان بچوں کی ماؤں کا خیال کریں اور میری فائل کا مذاق مت بنائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون رکن جذبات میں آکر آبدیدہ ہو گئیں)

جناب سپیکر! ان کا سوچیں جن کی بہنیں، بیٹیاں اور مائیں اس واقعہ کی نذر ہو گئیں۔ یہاں پر تو تماشا لگا ہوا ہے اور ہر بندہ یہی کہے جا رہا ہے کہ وہ حکومت ایسی تھی یا آمر کی حکومت ایسی تھی تو ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں اور ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان سب بھائیوں کے ساتھ اور ان حکمرانوں کے ساتھ ان دہشت گردوں کے خلاف کھڑی ہوں اور میں آپ سے گزارش کروں گی کہ ہم سب ایک ہوں اور پچھلی حکومتوں کا رونا مت روئیں اور ایک ہو کر دہشت گردی کی لعنت کو ختم کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاباش! بہت شکریہ۔ محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں مختصر سی بات کروں گی اور اسی پر بات کروں گی جو اس وقت ایوان میں چل رہی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج قومی یکجہتی کا وقت ہے اور دہشت گردی صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے ملک میں ہو رہی ہے اس سے زیادہ قومی یکجہتی کا وقت شاید ہمارے ملک میں

پہلے نہ گزرا ہو۔ آج قومی یکجہتی کا وقت ہے اور یہ وقت نہیں ہے کہ ہم میاں محمد شہباز شریف یا وزیر اعظم اور صدر پاکستان کو اس دہشت گردی کا ذمہ دار ٹھہرائیں یا ہم (ق) لیگ یا کسی اور جماعت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائیں۔ اس دہشت گردی کے ذمہ دار دہشت گرد ہیں اور وہ ایک گروہ ہے اور یہ بات کسی نے نہیں کی لیکن میں کہنا چاہتی ہوں کہ دہشت گردی میں ہمارے پاکستانی بھی ملوث ہیں اور یہ بات حقیقت ہے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کون دہشت گردی پھیلا رہا ہے اور اس کا خاتمہ کیسے ہو جیسے ابھی کرنل صاحب نے بات کی تو میں ان کی بات سے اتفاق کرتی ہوں کہ ہماری پولیس کو ٹریننگ دہشت گردی کی نہیں ہے کیونکہ دہشت گردی اس ملک میں کبھی ہوئی ہی نہیں تھی اس لئے ہم نے کبھی اس پر trained کرنے کے لئے سوچا ہی نہیں تھا لیکن جب آج دہشت گردی ہو رہی ہے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پولیس کو بھی trained کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم untrained پولیس کو دہشت گردوں کے آگے پھینک دیں اور ان کی جانوں کو ہم نقصان پہنچائیں۔ میں یہ بھی کہتی ہوں کہ پاکستانی فوج کے لئے آج بہت اچھا وقت ہے۔ وہ بہت اچھے طریقے سے، بہت دلچسپی سے خیبر پختون خواہ میں دہشت گردوں سے مقابلہ کر رہی ہے۔ یہ مقابلہ پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس حوالے سے کسی کو گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے کسی لیڈر کو criticize نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج سیاسی جھگڑے چھوڑ کر، سیاسی طور پر ملک کی سالمیت کی خاطر یکجہتی اختیار کریں اور دہشت گردوں کا مل کر مقابلہ کریں۔ ہم بیٹھ کر ایک میٹنگ کریں جس میں یہ فیصلہ کریں کہ ہمیں سیاسی طور پر اس ملک میں اس سخت حالت میں کیا کردار انجام دینا ہے؟ اس کے لئے ہمیں پوری دلجمعی کے ساتھ تیار ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ میر!

محترمہ ساجدہ میر: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! داتا کی نگری کے باسیوں کو بھی موقع ملا اور اپنی آنکھوں سے جس طرح دیکھا کہ دور دراز علاقوں سے آنے والے وہ مزدور جو رات کو۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نصیر صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ابھی آپ بیٹھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: داتا کی نگری پر حاضری دیتے ہیں اور بے چارے مر کر گھر چلے گئے تو ان کے گھر میں صف ماتم بچھ گیا۔ اسی طرح یہاں پر ہم نے کہا کہ پولیس کا قصور ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ دیکھیں، یہاں پر بہت سی جگہوں پر پیچیدگیاں نظر آتی ہیں جس کے لئے چیف منسٹر صاحب نے پہلے کہا تھا کہ ہم ایک ایسی اتھارٹی کا قیام کریں گے کہ جو ناگہانی آفت کے لئے مقابلہ کرے۔ ہمارے ملک میں تیس لاکھ نوجوان بے روزگار ہیں تو میں یہ کہوں گی کہ آپ، ٹھیک ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر اتنا پیسا لگا رہے ہیں لیکن Disaster Management Authority قائم کریں۔ یہ ریسکیو 1122 ٹھیک ہے وہ کام کر رہی ہے لیکن اگر ایسی اتھارٹی قائم کی جائے جس میں بالخصوص پاکستان کے نوجوانوں کو شامل کیا جائے۔ ان کو ٹریننگ دی جائے کہ ہم نے دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے اور پاکستان کے شہریوں کی جانوں کو کس طرح بچانا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ جس طرح میری بہن زوبیہ رباب روئی ہے تو مجھے آج امریتا پریتم کا شعر یاد آیا کہ:

اج آکھاں وارث شاہ نوں کتوں قبراں وچوں بول
تے اج کتابِ عشق دا کوئی نواں ورقا پھول
اک روئی سی دھی پنجاب دی تو لکھ لکھ مارے وین
اج لکھاں دھیاں روندیاں تینوں وارث شاہ نوں کہن
اٹھ دردمنداں دیا دردیا تک اپنا پنجاب
اج بیلے لاشاں وچھیاں تے لہو دی بھری چناب
اج سبھے کیدو بن گئے حُسن و عشق دے چور
اج کتھوں لیایئے لبھ کے وارث شاہ اک ہور

(نعرہ ہائے تحسین)

دو مارشل لاء جو ہیں آج 5۔ جولائی کے مارشل لاء نے بھی ہمیں دہشت گردی دی اور جنرل مشرف کے مارشل لاء نے بھی جمہوریت کا راستہ روکا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں تیسری قوت جو آنکھیں لگا کر بیٹھی ہوئی ہے وہ اکٹھے مل کر اس ناگہانی آفت اور دہشت گردی کی وباء سے ہمارے نہتے شہریوں کو خون میں نہلا رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے manage کرنا چاہئے اور اتھارٹی کا قیام بہت جلد کرنا چاہئے۔

میں چیف منسٹر صاحب سے request کروں گی کہ اس میں نوجوانوں کو روزگار بھی ملے گا اور عام شہریوں کو تحفظ بھی ہو گا اس لئے یہ اتھارٹی بنی چاہئے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، خالد امتیاز صاحب!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب! آپ کی بات شروع ہونے سے پہلے میں نے میاں نصیر صاحب سے ایک بات کرنی ہے کیونکہ وہ جارہے تھے میں نے ان کو روکا تھا۔ میاں صاحب! آپ کے سوال کا جواب متعلقہ منسٹر اگر کل دے دیں تو بہتر نہیں ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ کل جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب کل لیا جائے، متعلقہ سیکرٹری کو بلایا جائے اور ان سے یہ سوال پوچھا جائے۔ میں کس منسٹر کو کہوں؟ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا portfolio ندیم کامران صاحب کے پاس ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، بلوچ صاحب!

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ مختلف بہنوں، بھائیوں اور دوستوں نے یہاں پر جو قرارداد مذمت پر اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کیا ہے اس میں کوئی کمی باقی نہیں ہے۔ اگر اسی کو continue کیا جائے تو وہ جہاں تک بھی ہم کریں گے وہ کم ہے مگر ایک بات کی میں ذاتی طور پر نشاندہی کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان سے میں یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے موضوعات پر جب ہم ایک دوسرے پر تنقید کرتے ہیں اور جس وقت لوگوں میں Parliamentarians جاتے ہیں تو وہ لوگ Parliamentarians کو کہتے ہیں کہ یہ سب آپ لوگوں کا کیا دھرا ہے۔ وہ ہمیں کیا دھرا اس لئے کہتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو blame کر رہا ہے، دوسرا تیسرے کو blame کر رہا ہے اور تیسرا چوتھے کو blame کر رہا ہے۔ میری التماس ہے کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا

ہے کہ پاکستان بننے سے لے کر آج تک داتا دربار کے اندر کسی قسم کا ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اگر ایسی بات ہوئی ہے، ہم نے مذمت بھی کی ہے، میری بہن یہاں پر روئی بھی ہے اور یہ رونے کے قابل پوزیشن ہے۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان ایسی بات کرے جس سے مسلمانوں کے اس طرح سے جذبات مجروح ہوں لہٰذا میں صرف آخری بات یہ کہوں گا کہ ہمیں اتفاق رائے سے اس کے حل پر اور بغیر تنقید کئے اس کی سکیورٹی کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ جو سکیورٹی ہو رہی ہے اس پر بھی سوچنا چاہئے اور آئندہ آنے والے وقت کے لئے بھی لائحہ عمل بنانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزشتہ دنوں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر جو دہشت گردی کا مذموم واقعہ ہوا ہے اس پر میں اپنے حلقہ کی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ اس موقع پر میں جناب کی وساطت سے صرف ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ وقت point scoring کا نہیں ہے اور یہ وقت معاملے کو politicize کرنے کا نہیں ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ ہم ہوش کے ناخن لیں، ہم مل جل کر سر جوڑیں اور یہ دہشت گردی جو گزشتہ کئی سال سے اس ملک کی جڑوں کو دیمک کی طرح کھا رہی ہے اس کا کوئی حل سوچیں۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے کی بجائے ہم اس کو مستقل بنیادوں پر ختم کرنے کے لئے لائحہ عمل بنائیں لیکن یہ ایک الگ بات ہے کہ یہ جو حق اور باطل کی جنگ ہے یہ روز اول سے لے کر روز آخر تک جاری رہنی ہے۔ یہ قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان تک اور پہلی اسلامی ایٹمی طاقت بننے تک جنگ چل رہی ہے۔ ہم نے مستقبل میں پوری مستقل مزاجی کے ساتھ اس کے خلاف سینہ سپر ہونا ہے اور ہم نے اس کا حل تلاش کرنا ہے اس لئے میں اپنی تمام سیاسی جماعتوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آئیں اور مل کر اس کا حل تلاش کریں نہ کہ point scoring کریں۔ آئیں افواج پاکستان کو اس دہشت گردی کے خاتمہ میں جو انہوں نے خدمات سرانجام دی ہیں، شہادتیں نوش فرمائی ہیں ان کو خراج تحسین پیش کریں۔ آئیں پولیس اور باقی فورسز نے اس دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے ان کو خراج تحسین پیش کریں، جن لوگوں نے اس دہشت گردی کی زد

میں شہادت پائی ہے ان کو خراج تحسین پیش کریں اور ان کی روحوں کو ایصال ثواب پیش کرنے کے لئے ہم ہمیشہ دعا گو رہیں۔

میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ جو دہشت گردی کی جنگ ہے یہ ابھی شروع ہے ہم نے اس کو ختم کرنا ہے۔ ہم نے اس دہشت گردی کا مقابلہ پوری دلیری اور بہادری کے ساتھ کرنا ہے۔ میں، میری پارٹی اور ہمارے قائد اس دہشت گردی کے خاتمے تک انشاءاللہ تعالیٰ بفضل خدا اپنے خون کا آخری قطرہ بھی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سامیہ امجد! ان کے بعد اعجاز احمد صاحب آپ تیار رہیں، ان کے بعد نرگس فیض ملک صاحبہ اور ان کے بعد ڈاکٹر صاحبہ!۔۔۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آج پھر ایوان میں اذان کی آواز نہیں آئی۔

جناب سپیکر: ابھی تو کسی اذان کا ٹائم نہیں ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! جب نماز کا ٹائم تھا تو اس وقت اذان کی آواز آنی چاہئے تھی اور وہ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: اچھا۔ آپ نماز پڑھ آئے ہیں کہ نہیں؟

خواجہ عمران نذیز: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ آیا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میاں نصیر احمد صاحب منسٹر بن گئے ہیں تو میں ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کون؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میاں نصیر احمد کیونکہ وہ منسٹر صاحب کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کسی کام کے لئے جاسکتے ہیں، ان پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔ محترمہ سامیہ امجد صاحبہ! No interruption, no interruption.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے ندیم کامران صاحب کی توجہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ وہ میرا معاملہ ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میاں نصیر احمد کی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مجھے dictate نہ کریں اور آپ اپنی بات کرنا چاہتی ہیں تو کریں، نہیں تو میں floor آگے دیتا ہوں۔ یہ کوئی آپ کا طریقہ ہے، آپ کیا کر رہی ہیں، ہاؤس آپ نے چلانا ہے یا میں نے چلانا ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ نے چلانا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وہ میں آپ سے بھی request کر رہی ہوں کہ وہ Inter exam میں میاں نصیر احمد نے جو بات کی ہے اس کا جواب میرے لئے بھی اہم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب صبح دیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے آج کے اس دردناک واقعہ کے تناظر میں صرف یہ کہنا ہے کہ نجانے وہ الفاظ کیسے کہتے ہیں کہ جن سے تقریریں رو دیتی ہیں۔ ایک بادشاہ تھا اس کے پاس سب کچھ تھا، سونے کا تاج، سونے کا تخت، اس کے پاس بڑے گھوڑے، بڑے بڑے شہسوار تھے اور اس کو کسی نے بتایا کہ وہاں دور پہاڑ پر ایک درویش رَلی کی ایک گدڑی میں لپٹا بیٹھا ہے اور وہ جو کہتا ہے وہ مل جاتا ہے بادشاہ اس کے پاس پہنچا اور اسے دیکھا کہ وہاں تو بہت ہی کوئی غریب سا فقیر ہے تو بادشاہ سے اس سے کچھ مانگا نہ گیا بادشاہ نے اس فقیر سے کہا کہ میں آیا تُو کسی اور غرض سے تھا لیکن بابا جی! تو مانگ کیا مانگتا ہے؟

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اس درویش کا جو جواب تھا اسی کو میں اپنی تقریر کا کل اثاثہ سمجھتی ہوں۔ اس درویش نے اس بادشاہ کو کہا کہ "میں تجھ سے کیا مانگوں گا؟" تو میرے غلاموں کا غلام

ہے، میں اپنے غلاموں کے غلام سے کیا مانگوں" بادشاہ کچھ نہ سمجھا اور اس نے اس فقیر سے دوبارہ پوچھا کہ بابا جی! آپ کی بات مجھے سمجھ نہیں آئی، وہ بابا "رلی کی گدڑی" میں لپٹا فقیر عالم تھا، علم الٰہی، علم مخلوق، علم نجوم، علم طب، علم میراث، علم فقہ سب اس کے پاس تھے لیکن جو بادشاہ تھا اس کے پاس حرص، گھوڑے، طمع، لالچ، دولت، نام، منیادہ، تاج، تخت اور صرف دنیا تھی۔ یہ ساری چیزیں اس فقیر کی غلام تھیں اور یہ ساری چیزیں وہ فقیر دعا میں لوگوں کو دیا کرتا تھا لہٰذا وہ بادشاہ اصل میں بالکل غریب تھا۔

جناب سپیکر! آج ہماری بھی یہی حالت ہے۔ ہمارے پاس سب کچھ ہے لیکن نہیں ہے تو علم نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ "علم ہی میرے جہاد کا روح رواں ہے اور عالم میری منزل"، تب ہی ہم ایسے سانحات کو avoid کر سکیں گے۔ آٹھ سو برس میں پہلی مرتبہ داتا صاحب کے دربار پر منتیں ماننے والے اور وہاں سے روز کا لنگر کھانے والے لوگوں کے لئے تین دن تک لنگر بند رہا، داتا کے دربار کے لنگر کا ذمہ تو اللہ نے لیا ہے اور وہاں کے تمام لوگ کہتے ہیں کہ لنگر چلتا رہے گا اور آج جب ہم (ق) لیگ کی طرف سے گئے تو دیکھا کہ وہ لنگر دوبارہ شروع ہو چکا ہے اور ہم نے بھی اپنا حصہ وہاں ڈالا۔ یہ حکومتی وقت ہمارا ہے اور اس حکومت میں شامل لوگ بشمول میری ذات کے میں اپنے آپ کو بطور اپوزیشن ہی شامل سمجھ کر سب سے پہلے توبہ کرتی ہوں اور یہ درخواست کرتی ہوں کہ تمام حکمرانوں اور عہدیداروں سے کہ ہم کیونکہ حرص، طمع اور اپنے آپ کے غلام ہو گئے ہیں۔ ہم اپنے آپ پر نظر ثانی کریں اور اپنی غلطیاں دور کریں۔

جناب سپیکر! داتا دربار لوگوں کی روحانی درس گاہ اور ایک عظیم Psychiatric Centre ہے، غریب لوگ ان مزاروں پر ابھی کیوں جاتے ہیں صرف اس لئے کہ وہاں لنگر، روٹی، دعا، سکون اور روحانی علاج بھی ہے اور یہ سب ان غریب لوگوں کو مفت میں تقسیم ہوتا ہے۔ اصل میں اس وقت کا بادشاہ "داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہے یا شہباز شریف ہے" مجھے یہ کہنا ہے میاں محمد شہباز شریف سے جو اس وقت داتا صاحب کی نگری کے بادشاہ ہیں۔ میں نے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اس دور حکومت میں پچھلے دو سال کی زکوٰۃ لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی، ایک مسلمان ہونے کے ناتے اس بادشاہ کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ تو ادا کر دے اور میں دوبارہ repeat کرتی ہوں کہ پچھلے تین سال کی زکوٰۃ announce

کر دیں۔ ہم نے لوگوں اور اللہ کو جواب دینا ہے، جو لوگوں کا حقوق العباد ہے اس کی طرف توجہ کیجئے پھر ہی یہ سانحے چلے جائیں گے۔ یہ سانحہ داتا صاحب کے دربار پر اس لئے ہوا ہے کہ ہم سب کو اس سے سبق حاصل ہو اور یہ واقعہ اصل میں باعث رحمت ہو، ہمیں بھی روشنی نظر آئے اور ہم دیکھیں کہ ہماری غلطیاں کہاں ہیں؟ اس درویش کی بات سچ ہے کہ ہم غلاموں کے غلام ہیں اور ہمیں اس غلامی کو چھوڑنا ہو گا۔ میں اس ایوان کی جانب سے ان تمام لوگوں سے جن کا نقصان ہوا ہے اور جنہوں نے جانیں دی ہیں ان کے لئے دعا کرتی ہوں اور میں یہ امید کرتی ہوں کہ ہم سب مل کر اس وقت طمع، حرص، لالچ اور ان دنیاوی چیزوں کو چھوڑ کر حقوق العباد کی طرف بڑھیں گے، اللہ کے احکامات کی طرف بڑھیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے تب ہی جھکے سر اللہ سے مانگ سکیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اعجاز خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ حضور داتا صاحب کے مزار اقدس پر یہ جو ہولناک واقعہ ہوا اور خود کش حملہ ہوا اس حوالے سے جو یہاں پر قرارداد مذمت پیش کی گئی ہے یہ سولہ کروڑ عوام جو پاکستان میں رہتے ہیں اور پاکستان کے باہر جو مسلمان ہیں یہ سب کے دل کی آواز ہے اور سب کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ اس House میں بیٹھے ہوئے ایک ایک ممبر پر لازم تھا کہ وہ عوام کے جذبات کو اس ہاؤس میں لے کر آئیں اور اس کو پیش کرنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن میں عرض کروں کہ پاکستان کی عوام آج یہ دہشت گردی جو کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک ہے اس کے حل کے لئے بھی دیکھ رہی ہے کہ اس کے حل کے لئے بھی کنکریٹ پالیسیاں بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر مختلف آراء سامنے آئی ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ شہر کے اندر آپ دیکھیں کہ پولیس بھی deployed ہوتی ہے اور ناکہ بندی بھی ہوتی ہے لیکن دہشت گرد یا دہشت گردی میں ملوث non state actors ہوں، غیر ملکی intelligence agencies ہوں وہ کامیاب ہو جاتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا پولیس کی نفری بڑھانے سے اور یہ conventional measures adopt کرنے سے دہشت گردی رُک سکے گی؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب ہر شخص مانگتا ہے اور ہم پر یہ لازم ہے کیونکہ ہم نے عوام کے ووٹ لئے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم اس پر غور وخوض کریں۔ بات آج جوش میں پڑنے کی نہیں ہے بلکہ ہوش کے فیصلے کرنے کی ہے۔ اس کی تاریخ کو مد نظر رکھیں ایک آمر یہ کہتا ہے

کہ یہ war against terrorism ہے، یہ امریکہ کی war نہیں ہے یہ پاکستان کی war ہے اور ہم اپنے وطن کے اندر اغیار کی خواہش پر اپنے لوگوں کے خون کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ آج مشرف راج ہے جس نے یہ غلط فیصلہ کیا تھا اور نہ ہی مشرف کا کوئی کردار رہا ہے، آج کردار عوام کے نمائندگان کا ہے، Law Enforcing Agencies کا ہے، افواج پاکستان کا ہے کہ وہ عوام کو اس لعنت سے محفوظ رکھ سکیں تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں یا ہم اسی لائن کو چھو رہے ہیں جو امریکہ کے مفادات کی طرف جاتی ہے، کیا پاکستان کی حفاظت میرے پیش نظر ہے یا اغیار کے مفادات میرے پیش نظر ہیں؟ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام دشمن agencies جو پاکستان کے اندر متحرک ہیں ان کی activities کے اوپر توجہ کی جائے۔ آپ کے ملک میں اسلام آباد کے اندر 170 گھروں کے addresses دیئے جاتے ہیں کہ ان کے اندر black water اور امریکی لوگ رہائش پذیر ہیں۔ آنکھیں بند ہیں، Intelligence reports کی بنیاد پر آپ کو فتوحات ملی ہیں۔ یہاں پر خیبر پختونخواہ کے اندر، no go area تھا وہاں پر حالات ہموار ہوئے کہ پاکستان کے ارباب اختیار وہاں پر جا سکتے ہیں لیکن ان کو آج اگر کسی طرف سے یہ خیال آئے یا کسی طرف سے یہ جواب آئے، میاں محمد Intelligence reports نواز شریف نے اپنی پریس کانفرنس کے اندر یہ کہا کہ intelligence reports share نہیں ہو رہیں۔ یہ افسوسناک صورتحال ہے کچھ اتحادی وہاں پر بیٹھ کر خیبر پختونخواہ کے اندر کہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب خدانخواستہ دہشت گردوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جنوبی پنجاب کے اندر تو چار لاکھ IDPs نہیں تھے، جنوبی پنجاب کے اندر کوئی no go area نہیں ہے، Agencies Law Enforcing ہر جگہ پہنچ رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ Intelligence reports share کی جائیں۔ دیکھا جائے کہ اگر کوئی شخص وہاں پر موجود ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ تمام ممالک جو نیٹو افواج کا حصہ ہیں ان کے کردار پر کڑی نظر رکھی جائے۔ ایک قومی پالیسی بنائی جائے جو میاں محمد نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ قومی کانفرنس بلائی جائے، آل پارٹیز کانفرنس پہلے بھی ہوئی تھی، فیصلے بھی ہوئے تھے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اس کے بعد کوئی meeting follow up نہیں ہوئی جو فیصلے کئے گئے تھے ان فیصلوں کی execution ذاتی طور پر کی جا رہی ہے اور وہ تمام لوگ جو فیصلوں میں موجود تھے ان کو on board نہیں لیا جا رہا۔ میں یہاں سیاسی بات نہیں کر رہا، میں اس قومی ضرورت کی طرف ارباب اختیار کی توجہ دلا رہا

ہوں، ان پر قومی ذمہ داری ہے وہ اس کو discharge کریں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ دہشت گردی کے بارے میں قومی پالیسی کو review کیا جائے۔ تمام non state actors اور Intelligence ادارے جو پاکستان کے اندر آ کر افغانستان میں بیٹھ کر پاکستان کے ماحول کو خراب کر رہے ہیں ان کی activities پر گہری نظر رکھی جائے۔ آپ کی وساطت سے میں عرض کروں گا کہ فوری طور پر قومی کانفرنس بلانے کے بعد جو فیصلے کئے جائیں ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ اغیار کی طرف دیکھنے کے لئے اور اپنے اقتدار کی طوالت کے لئے اغیار کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے اللہ رب العزت اور عوام پاکستان پر اعتماد کیا جائے۔ اس کے بغیر صرف اور صرف روایتی انداز میں یہاں بات کی گئی کہ کسی کو sect کیا جائے۔ جب میاں محمد نواز شریف صاحب داتا دربار گئے تو انہوں نے اس سارے واقعہ پر ایس ایس پی (لاہور) کے خلاف کارروائی کی۔ Law Enforcing Agencies کے خلاف کارروائی کر کے آپ دہشت گردی کو نہیں روک سکتے۔ دہشت گردی روکنے کے لئے ہم بنیادی طور پر عوام کے مطالبے پر کئے جانے والے وزیر اعلیٰ کے action کو endorse کرتے ہیں لیکن ملکی سطح پر اس لعنت سے پاک رہنے کے لئے سارے segment of society کو اکٹھا ہونا پڑے گا۔ حکومت کو اپنا ذمہ دار کردار عوام کے سامنے لانا ہو گا اور وہ تمام political parties جو Parliament کے اندر موجود ہیں، جو Parliament کے باہر موجود ہیں ان سب کو on board لینا ہو گا اور قومی پالیسی کو execute کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہم داتا دربار کے سانحہ پر جتنی بھی مذمت کریں ایک مسلمان ہونے کے ناتے وہ بہت کم ہے۔ یہ بات لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی لیکن میں یہ کہوں گی کہ:

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آج کا یہ واقعہ ہمارے ضمیروں کو جھنجھوڑنے کے لئے ہے۔ آپ، ہم سب مل کر آج یہ عہد تو کر رہے ہیں اور مذمت بھی کر رہے ہیں۔ آج تک جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں وہ سب یقیناً اپنی جگہ پر اہمیت کے حامل ہیں لیکن یہ حملہ سب سے بڑھ کر ہے، یہ عام حملہ نہیں ہے، اس کو عام نہ سمجھا جائے۔ یہ مسلمانوں کی

غیرت پر حملہ ہے اور اس وقت تمام مسلمانوں کو، پوری قوم کو اظہار یکجہتی کرنا ہے، یہ صرف پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم تمام اراکین اسمبلی آپ کی قیادت میں داتا صاحب جاتے تو شاید ہم زائرین کا دل موہ لیتے اور ان کو یہ احساس نہ ہوتا کہ ہم تنہا ہیں کیونکہ داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ صرف یہاں کے باسیوں کا نہیں ہے وہ دُکھی دِلوں کا سہارا ہے، وہاں پر ہر مومن، مسلمان اپنی آرزوئیں، اُمنگیں لے کر جاتا ہے۔ اگر ہم اپنی اس پاک مقدس جگہ کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہم کس کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ہمیں کسی کو blame نہیں کرنا چاہئے۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ وہاں پر تمام اراکین اسمبلی کو اپنی قیادت میں لے کر چلیں اور وہاں پر جا کر ان تمام بہنوں اور بھائیوں سے اور ان زائرین سے اظہار یکجہتی کریں اور ان کو اس خوف سے نکالیں جو harassment کا خوف آج پورے ملک اور صوبہ میں اس وقت موجود ہے۔ لوگ آج گھروں سے باہر نہیں نکل رہے، مائیں اپنے بچے چُھپا کر رکھ رہی ہیں، آج دہشت گردی کا عنصر بڑھتا ہوا کہاں تک پہنچ گیا ہے تو ڈریں اس دن سے، اس واقعہ سے، ان حالات سے کہ یہ ہمارے گھروں میں بھی داخل ہو جائیں۔ ہمیں اپنی تمام تر نفرتیں بُھلا کر اس وقت جناب آصف علی زرداری، جناب یوسف رضا گیلانی اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں اور اس دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ہمیں جس قسم کی بھی قربانی دینی پڑے یقیناً ہم پہلے بھی دے رہے ہیں لیکن اب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر ہمیں اپنے ملک کا دفاع کرنا ہے، ہمیں اپنے ملک کی سلامتی کی خاطر، اپنے ملک کے بچوں کے مستقبل کی خاطر اور اپنے آنے والے کل کی خاطر آج صرف اس عزم کا اظہار نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں practically prove کرنا چاہئے۔ اب قوم ان باتوں کو، ان نعروں کو نہیں مانتی، وہ باتیں آپ بھول جائیں کہ جب ہم تسلیاں دیتے تھے اور لوگ مان جاتے تھے، اب لوگ تسلیاں نہیں مانتے، اب لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ثابت کر کے بتائیں۔ آپ تو اپنے گھروں میں، ہر جگہ پر بڑی بڑی فورسز کے ساتھ محفوظ بیٹھے ہیں اور ہمارا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ آج ہمیں اپنی قوم کو اعتماد میں لینا ہے جس طرح ہم نے اپنی پاک فوج کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا، پوری قوم دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور اسی طرح سے آج صوبہ پنجاب میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے تمام مکاتب فکر کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے اکٹھے ہونا ہے۔ پلیز! آپ مہربانی فرمائیں اور practically ثابت کریں کہ واقعی ہم ایک مسلم اُمہ ہیں اور ہمارے اندر بھی وہی دل دھڑکتے ہیں جو داتا

دربار کے باہر زائرین کے بیٹھے ہوئے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں میں ہیں۔ میں بھرپور مذمت کرتی ہوں آج 5۔جولائی 1977 کے واقعہ پر بھی کہ جن آمروں، جن ڈکٹیٹروں نے، جن کے دیئے ہوئے تحفوں نے اس ملک کا آج یہ حشر کر دیا میں بھرپور مذمت کرتی ہوں اس مارشل لاء کی جس نے منتخب حکومت کا تختہ اُلٹا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔جی، محترمہ ڈاکٹر زمردیاسمین صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کے بعد میری باری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی باری آئے گی، آپ اپنے حساب سے رہیں ناں، ایسے نہیں۔ مجھے بھی تھوڑا سا حساب آتا ہے۔جی، محترمہ!

میاں محمد رفیق: ساڈی واری داوی خیال رکھنا۔

ڈاکٹر زمردیاسمین رانا: جناب سپیکر! آج داتا کی نگری سوگوار ہے ہر آنکھ پُرنم ہے، ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ذرا جلدی کریں۔ ٹائم بہت شارٹ ہے، مہربانی کریں۔

ڈاکٹر زمردیاسمین رانا: جناب سپیکر! اس اندوہناک واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایک ایسی مقدس ہستی جو نو سو ستر سال پہلے اس جہان فانی سے پردہ کرنے کے باوجود بھی وہ مقدس آستانہ ابھی تک لوگوں کے لئے علم و دانش کے موتی بکھیر رہا ہے۔ بے شک وہ جگہ برکت ہی برکت، رحمت ہی رحمت ہے۔ پہلے بھی جس طرح سے کہا جا رہا تھا کہ اس کے اندر ہر کونے میں سکون ملتا ہے میں تو یہاں تک کہوں گی کہ اندر جانے سے پہلے باہر اس سڑک پر جا کر آپ کے دل کو جو قلبی سکون، رحمت، جو دلوں میں سکون ملتا ہے وہ کہیں نہیں مل سکتا لیکن آج یہ سوچنے کی بات ہے کہ اگر اتنی مقدس ہستی داتا کی نگری میں، آج اگر ایسی عظیم ہستی کے دربار میں اس طرح سے ہو رہا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ تو حقیقت ہے کہ ان لوگوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ میرا یقین ہے کہ آج نہیں تو کل بہت جلد ہم ان لوگوں کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے لیکن اس واقعہ کے اوپر ہمیں اس وقت صبر کی ضرورت ہے اور ہم سب کو مل کر چلنا ہے۔ داتا کی نگری میں جب کوئی جاتا ہے تو وہ کوئی PML(N) کا ہوتا ہے، وہ

PPP کا ہوتا ہے اور نہ (PML(Q کا ہوتا ہے، وہ صرف داتا کا ہوتا ہے۔ اگر اس پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو اس میں ہماری کچھ غلطیاں ہیں جو ہمارے آگے آتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وفاق کی پالیسیوں کا خمیازہ صوبے بُھگت رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری بہت ساری غلطیاں جو اس طرح کی چیزوں میں ہمارے سامنے آرہی ہیں آج ہمیں ان چیزوں کو سوچنا پڑے گا۔ ہمارے بہت سارے بہت اہم عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اس طرح کے بیان دے دیتے ہیں کہ اگر صوبہ پنجاب میں کوئی بات ہو تو وہ اس بیان کو مذاق میں اُڑا دیتے ہیں۔ آج ہم سب کو اپنے طور پر یہ بات سوچنا ہو گی کہ اگر ہم مستحکم پاکستان چاہتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس دنیا کے وجود پر پاکستان نام کی کوئی مملکت رہے تو ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب نے جو قومی کانفرنس بلائی ہے یقینی طور پر ہم سب کو اس چیز کا شکر گزار ہونا چاہئے اور یہ یقینی طور پر ہم سب جب مل کر بیٹھیں گے تو اتنے اہم معاملات دہشت گردی کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلے گا۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اب مجھے موقع دیا جائے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ خود دیکھیں کہ آپ میں سے بڑا کون ہے ان کو ٹائم دے دیں تو بہتر ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آمنہ اُلفت صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ بڑوں کو ہی ٹائم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے بہت کچھ سیکھا ہوا ہے ماشاء اللہ۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ہمیں بھی بولنے کا موقع دیں۔ میں صرف دو منٹ بات کروں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔ آپ میں سے کوئی ایک جو مرضی بول لے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! مجھے بس تین منٹ چاہئیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مجھے بھی بس دو منٹ چاہئیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! باقیوں کا کیا قصور ہے، ہمیں ٹائم کیوں نہیں مل رہا؟ مجھے صرف آدھا منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: سب کو ٹائم ملے گا۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! آپ مجھے ٹائم دے چکے ہیں۔ شکریہ۔ میں اپنی بہنوں سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ میری مجبوری ہے، میں نے کہیں جانا ہے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی تیار رہیں۔ میاں محمد رفیق صاحب! آپ کو ان کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔ اس سانحہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ میں اپنی بات کا آغاز ان اشعار سے کروں گی۔

جناب سپیکر: سیاست سے بچیں اور جو اس کی مذمت کرنی ہے وہ کریں، مہربانی۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جی، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ:

اپنی اپنی انا کو بھُلایا جا سکتا تھا
شاید سارا شہر بچایا جا سکتا تھا
دھوپ میں جلنے والو آؤ بیٹھ کر سوچیں
اس رستے میں ایک پیڑ لگایا جا سکتا تھا

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو قوتیں مسلمانوں کے وجود کو، مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو اور اس کے پوری دنیا پر غلبے سے خوف زدہ ہو کر دیکھ رہی ہیں یہ ان کے ناپاک ارادوں کی ایک بزدلانہ کوشش ہے اور یہ بزدلانہ کوششیں وہ گاہے بگاہے کرتے چلے جا رہے ہیں

اور اس کے نتیجے میں آج ہمارا ملک شدید دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ یہ لوگ اپنے ناپاک ارادوں سے مسلمانوں کی سلطنت کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ داتا کی نگری ہے، یہ جنگ جُنگ جیتے گی اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ اس سے بڑھ کر یہ ہمارے حکمرانوں کی بزدلی ہے کہ دہشت گرد تمام security barriers کو cross کرتے ہوئے اپنی خودکش جیکٹوں سمیت کس طریقے سے اس مزار کے اندر داخل ہوئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! آپ نے سب کو موقع دیا، مجھے بھی تھوڑا ٹائم اور دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ نے اپنی زبان سے تین منٹ کہے ہیں۔ میں نے تین منٹ آپ کو دے دیئے تو اب میں آپ کو کیسے ٹائم دوں؟ بہت شکریہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے دو منٹ ہیں، آپ نے خود کہا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! نو سو سال پرانی داتا کی نگری جو ہمارے پنجاب میں واقع ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس نگری کا تعلق لاہور سے ہے اور ہم یہاں کے باسی ہیں لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یکم جولائی 2010 کو جو سانحہ پیش آیا میں دِلی طور پر اس کی مذمت کرتی ہوں۔ ان دِنوں میں عمرے پر گئی ہوئی تھی اور میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات ہاؤس میں کروں گی جب مجھے پتا چلا کہ داتا کی نگری میں دہشت گردی ہوئی ہے تو وہاں طواف کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ ہم پارٹی پارٹی کھیلنا بند کریں گے اور ایک دوسرے کو ہر وقت criticize کرنا بند کریں گے، specially میں اپنی بات کر رہی ہوں اور آج بھی میں اپنے طور پر اپنی حکمران جماعتوں سے درخواست کرتی ہوں کہ خُدارا ہمیں اکٹھا ہونا چاہئے۔ ایسا المیہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ظاہر سی بات ہے اگر میں کہوں گی کہ حکومت وقت اس وقت کون ہے تو وہ دو coalition parties ہیں۔ ان کے ساتھ ہم جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب کو ایک پالیسی بنانی چاہئے کیونکہ سب نے مذمت کر دی، سب نے تقریریں کر دیں، کچھ نے تو scoring point بھی کر لی ہے تو میرا یہ

مطلب ہے کہ ہمیں بجائے point scoring کرنے کے کوئی نئی پالیسی مرتب کرنی چاہئے۔ میں نے Call Attention Notice دیا ہوا ہے اور ایک روایت چلتی آ رہی ہے کہ اس کا جواب ہمیشہ وزیر اعلیٰ صاحب دیتے ہیں لیکن چونکہ لاء منسٹر صاحب جواب دیتے ہیں میری خادم اعلیٰ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں اور اتنے ایسے اور افسوسناک واقعہ کا خود جواب دیں تو میرے خیال میں عوام کو زیادہ تسلی ہو گی۔جب وہ داتا کی نگری گئے ہیں تو عوام نے انہیں degrade کیا ہے۔میرے خیال میں اگر وہ ایوان میں تشریف لا کر خود جواب دیں تو عوام کی غلط فہمی دور ہو گی۔ ہر جگہ negligence of Police نظر آ رہی ہے۔ اب bell ہو گئی ہے اور میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا اس لئے میں بیٹھ رہی ہوں اور یہی کہوں گی کہ میں اس واقعہ کی مذمت کرتی ہوں اور اسے ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ! آپ کا آدھا منٹ ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے آدھ منٹ مانگا ہے لیکن میں آپ کو ایک منٹ دیتا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے دو منٹ میں بات ختم کر دی ہے ناں!

جناب سپیکر: شاباش۔جی، محترمہ! Carry on

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو داتا کی نگری میں افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے آپ یقین مانیں کہ وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے اس واقعہ کی مذمت کی جائے کیونکہ یہ لاہور میں مذہبی عبادت گاہوں پر کوئی پہلا واقعہ نہیں ہوا۔گڑھی شاہو کے مدرسے میں یہ واقعہ ہوا، قادیانیوں کی عبادت گاہ پر یہ واقعہ ہوا اور آخر کار داتا کی نگری پر جو واقعہ ہوا ہے میں سمجھتی کہ یہ issue قابل مذمت تو ہے ہی اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ آج تک اس ملک میں بہت کچھ ہوا ہے ڈرون حملے ہوئے ہیں، دہشت گردی کے مختلف واقعات ہوئے ہیں لیکن کبھی بھی کسی نے یہ گھناؤنی جسارت نہیں کی تھی لیکن آج وہ بھی ہو گئی ہے۔ یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب آمر آمر کے رونے کا وقت گزر گیا، اب ہم سب کو اپنی آمرانہ سوچیں تبدیل کرنی ہیں اس سے زیادہ ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ ہمارے ساتھ اس سے بُرا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ جگہ جہاں ہم سکون ڈھونڈنے کے لئے جاتے ہیں، ہم اپنی

دعاؤں کی قبولیت کے لئے جس ہستی کا سہارا لیتے ہیں اگر اس جگہ پر یہ واقعہ ہو گیا ہے، میں نے آپ سے آدھ منٹ اور لے لینا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو آدھ منٹ دیا ہوا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس وقت دہشت گردی ہمارا سب سے بڑا issue ہے، اگر ہم اٹھارہویں ترمیم پر اکٹھے ہو سکتے ہیں تو پھر ہم اس issue پر اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے، ہم کب تک اسی آمرانہ سوچ کو لے کر سیاست کرتے رہیں گے، ہم کب تک بیان بازیوں کی سیاست کرتے رہیں گے، اس سے زیادہ ہمارے ساتھ کیا ہو گا اور ہم اس سے زیادہ اپنے آپ کے ساتھ کیا کرانا چاہتے ہیں؟ آج سیاست دان کا نام سننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ آج ایم این اے، ایم پی اے، وزیر اور وزیر اعلیٰ کے لئے لوگ humiliated word use کرتے ہیں۔ ہم کب اکٹھے ہوں گے، اگر 31 ٹاسک فورسز بن سکتی ہیں تو دہشت گردی جس سے چھٹکارا پائے بغیر آپ کا، میرا اور اس ملک کا کچھ نہیں ہو سکتا اس کے لئے ٹاسک فورس کیوں نہیں بن سکتی؟

جناب سپیکر! یہ وہ وقت ہے جب آپ کو، مجھے، لاء منسٹر صاحب کو، پیپلز پارٹی کو، فارورڈ بلاک کو (ق) لیگ، (ن) لیگ جتنی بھی لیگیں ہیں جو اس اسمبلی کا حصہ ہیں اور جتنی لیگیں اپنے اپنے گھروں میں بیٹھی ڈرائنگ روم کی سیاست کر رہی ہیں ہمیں ان سب کو on board لینا ہے۔ ہمیں اس issue پر ایک consensus develop کر کے اس کے لئے practically کچھ کرنا ہے۔ صرف ناکے لگا دینے سے، فصیلیں کھڑی کر لینے سے، پولیس کو تنخواہیں اور مراعات دینے سے دہشت گردی نہیں رکتی۔ کبھی بھی کسی ناکے سے کوئی دہشت گرد نہیں پکڑا گیا۔ ہم نے خود ہجرت اللہ کو چھوڑا اور آج ہم اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ہم کب تک آمر کی باقیات بن کر زندہ رہیں گے، اس افسوسناک واقعہ پر افسوس کرنے اور شرمندہ ہونے کی بجائے ایک دوسرے پر جملے کسنا شروع کر دیں گے اور یہ کب تک؟

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! ایک منٹ آپ کے لئے ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! داتا صاحب وہ ہستی ہیں جس سے اسلام پھیلا، یہاں سے ہمیں محبتیں ملیں، یہاں نہ صرف پاکستان سے لوگ آتے ہیں بلکہ دنیا جہان کے لوگ یہاں داتا کی نگری سے بہت کچھ مانگنے آتے ہیں۔یہ بات ہم سب کے لئے نہایت ہی شرم اور افسوس کی ہے۔یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہم تمام لوگوں کے لئے یہ بات باعث شرم اور لمحہ فکریہ ہے۔اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آج اتنے بڑے سانحہ کے بعد بھی ہم کیا کر رہے ہیں؟ وہی ایک دوسرے کے خلاف blame game کر رہے ہیں۔ وفاق کہتا ہے کہ پنجاب نے یہ کیا ہے اور پنجاب کہتا ہے کہ وفاق نے ہمارے ساتھ share نہیں کیا۔اتنے بڑے حادثے میں جن لوگوں کی جانیں ضائع ہو گئی ہیں، جن کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے یہ سلسلہ شروع ہے لیکن ہم آج تک اس معاملے میں serious نہیں ہوئے۔ہم باتیں تو بہت کرتے ہیں کہ ہم نے یہ measures لئے ہیں لیکن آج تک ان کا کوئی رزلٹ نہیں نکلا۔اس ہاؤس، تمام پاکستانی بہن بھائیوں اور تمام پارٹیوں سے بھی میری گزارش ہے کہ مہربانی کر کے ہم سب اکٹھے ہوں چاہے وہ ڈاکٹرز ہیں، ٹیچرز ہیں سب مل بیٹھ کر سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس کے خلاف ایکشن لیں تب ہی ہمارا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میاں محمد رفیق صاحب ٹی ٹی سنگھ!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ میں ہی تو ٹی ٹی سنگھ ہوں۔

جناب سپیکر: یا شیخ! آپ بھی تیار رہیں؟ ان کے بعد آپ کی باری ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب! میاں صاحب کے بعد آپ کی باری ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں داتا دربار پر یکم جولائی کے سانحہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور وزیر قانون صاحب نے اس معزز ایوان میں جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں بھی پاکستان کے اندر دہشت گردی ہو رہی ہے یا ہوئی ہے میں اس کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ معزز ایوان نے اس کی root causes کی تو بہت ساری باتیں کی ہیں۔ ہمیں یہ کھوج لگانی ہے کہ اس کی root cause کیا ہے، اس دہشت گردی کی root cause کیا ہے؟ محض خواہشات سے تو تبدیلیاں نہیں لائی جا سکتیں۔پنجابی کا ایک محاورہ ہے کہ "خواہشات دے

نال کاں بنیریاں تے بہہ کے بنیرے نہیں ڈھا سکدے" اسی طرح ہم بھی خواہشات کے ساتھ تبدیلیاں نہیں لا سکتے۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ ہم سب کو یہ دیکھنا ہے کہ پاکستان کے اندر کی تمام دہشت گردی اور اس سے پیشتر دیگر ممالک اور ہمارے ملک کے علاقوں وانا، وزیرستان، شمالی علاقہ جات، افغانستان، عراق یا اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں بھی دیکھ لیں کہ انسانی جبلت اتنی آسانی سے تبدیل نہیں ہوتی۔ Science genetics کو بہت وقت لگتا ہے۔ میں root cause کے حوالے سے ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے، جن جماعتوں نے، جن اداروں نے، جس کسی ملک کا، قوم کا ارتقاء اور اجتہاد روکا وہ اس قوم اور ملک کے دشمن ہیں اور اصل میں یہی root cause ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ سابق جرنیل پرویز مشرف نے بلیک واٹر کے لئے تمام اڈے کھول دیئے اور وہ آزادانہ گھوم پھر رہے ہیں۔ ان کے لئے کوئی پاسپورٹ نہیں ہے، ان کے لئے کوئی ویزہ نہیں ہے اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ سابقہ جرنیل نے وفاقی محکمہ تجارت کے ذریعے سے امریکی سامراج کو 24 روپے فی لٹر کے حساب سے تیل فروخت کیا اور ان کے لئے یہ آسانیاں پیدا کیں۔ Root cause کے لئے یہ بات بھی سوچنے والی ہے کہ ان دہشت گردوں کو کون promote کرتا ہے، انہیں وسائل کون فراہم کرتا ہے، انہیں ہتھیار کون فراہم کرتا ہے، دہشت گردی میں جانفروش لوگ بم باندھ کر خودکش حملہ آوروں کو وسائل کیسے میسر آتے ہیں اور انہیں کون مہیا کرتا ہے؟ ہمیں اس بارے میں نہایت سنجیدگی سے سوچنا ہے۔ میں نے جو وجوہات آپ کے سامنے بیان کی ہیں کہ ہم ایک polarized قوم ہیں اور ہم جب تک polarized رہیں گے امریکی سامراج کو یہ خودکش حملہ آور میسر ہوتے رہیں گے اور یہ امریکی سامراج ہمیں کمزور کرنے کے لئے یہ کھیل کھیلتا رہے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو لکھ چکا ہوں اس لئے اب احتجاجاً میں اپنی تقریر تو نہیں کروں گا۔ میں صرف آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میں حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کا ادنیٰ سا معتقد ہوں اور باقاعدگی سے وہاں جاتا ہوں۔ میرے اوپر ان کا قرض ہے اس لئے میں صرف چند فقرے بولوں گا۔ میں اب تقریر نہیں کروں گا کیونکہ میں آپ کو لکھ کر دے چکا ہوں۔ میں نے یہ عرض کرنا تھی کہ وہاں security lapse نہیں ہوا۔ دنیا میں بہت سے جہاز گرے ہیں، بہت سے crashes

ہوئے ہیں۔ ہر جگہ black boxes میں پائلٹ کی غلطی نہیں نکلی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رنجیت سنگھ نے بھی داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی قدر کی تھی۔ حالانکہ وہ ایک ظالم شخص تھا۔ دوسرا میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ میں یہ معاملہ ایک سال پہلے floor پر لایا تھا۔ اسمبلی کا ریکارڈ موجود ہے،اس کو نکال لیا جائے۔ میں نے اس حوالے سے کچھ تجاویز دی تھیں۔ میں پھر کہوں گا کہ میں داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کا ادنیٰ سا معتقد ہوں۔ میرے اوپر ان کا قرض ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا میں نے حضرت ایوب انصاری کے مزار کا ذکر نہیں کیا تھا جہاں میں خود جا چکا ہوں کہ مغرب سے پہلے پہلے تمام مزار کے علاقے کو بالکل بند کر دیا جاتا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ پولیس نے یہ کر دیا وہ کر دیا، ایسی بات نہیں ہے۔ پولیس اپنی پوری کوشش کر رہی ہے، پولیس اپنی جانیں قربان کر رہی ہے اور یہ بھی نہیں کہنا چاہئے کہ ہر غلطی حکومت کی ہے۔ دوسرا میں ایک معزز رکن کا نام لئے بغیر یہ کہہ کر بات ختم کروں گا کہ انہوں نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ان کے Call Attention Notice کا جواب دیں۔ میں آپ سے اس پر ruling چاہوں گا کہ کیا کوئی معزز رکن جو ملک میں نہ ہو Call Attention Notice دے سکتا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: انہوں نے واقعہ اخبار میں پڑھ لیا ہو گا اور اسی لئے Call Attention Notice بھیج دیا ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکلوا لیجئے۔ میں بحث نہیں کروں گا کیونکہ یہاں پر ایک اور بحث چھڑ جائے گی۔

جناب سپیکر: جب وہ Call Attention Notice میرے پاس آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دیکھیں، بات سنیں، مجھے پتا ہے کہ آپ کا موڈ میرے ساتھ کیا ہو گا۔ میں اسی لئے نہیں بول رہا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ذات کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ میں جانتا ہوں، میرے سے زیادہ شاید کوئی نہیں جانتا، میں کتنی دفعہ وہاں جاتا ہوں کہ وہاں کوئی security lapse نہیں ہوا۔ یہ بہت زیادتی ہے۔

جناب سپیکر:Call Attention Notice دینا ان کا حق ہے۔میں ان کو کس طرح روک سکتا ہوں؟

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میرا ابھی حق ہے جو کہ آپ کبھی نہیں مانتے۔

جناب سپیکر:اگر وہ سوال کریں گے تو اس کا جواب آ جائے گا۔آپ کو اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ:جناب سپیکر!میں صرف اس واقعہ کی مذمت ہی کرنا چاہوں گی۔میں یہ کہوں گی کہ محض تقاریر کر دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔اس floor پر میں یہ بھی کہوں گی کہ واقعی یہ صرف حکومت اور پولیس کی ذمہ داری نہیں بنتی۔میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ہم لوگوں کا بھی کردار ہے اور عوام کا بھی کردار ہے۔کیا ہمیں اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر نہیں رکھنی چاہئے،کیا ہماری ذمہ داری نہیں بنتی ہے کہ ہم اپنے اردگرد کے ماحول پر اور لوگوں پر نظر رکھیں اور آج تو یہ حالات ہیں کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہمارے ساتھ والے گھر میں کیا ہو رہا ہے؟لوگ مر جاتے ہیں اور کئی کئی دن پتا نہیں چلتا،جب لاشوں میں سے بدبو آتی ہے تو تب پتا چلتا ہے۔میرا خیال ہے کہ اس میں عوام کو بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔مشکوک قسم کے افراد اور مشکوک قسم کی سرگرمیوں کو point out کرنا چاہئے۔جب لوگ کوئی شکایت یا خبر لے کر آتے ہیں تو پولیس کا رویہ ان کے ساتھ مثبت ہونا چاہئے۔میں ایک مرتبہ پھر اس واقعہ کی شدید مذمت کرتی ہوں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی، محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق:جناب سپیکر!نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔اس واقعہ پر نہ صرف مسلمان بلکہ ہر انسان افسوس کر رہا ہے۔بحیثیت مسلمان میں یہ سمجھتی ہوں کہ کوئی بھی مسلمان خواہ وہ کسی رنگ، کسی قوم یا فرقے سے تعلق رکھتا ہو وہ اتنا گھناؤنا کام نہیں کر سکتا۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ elements ہیں جو کہ پاکستان کو destabilized کرنا چاہتے ہیں۔یہ بہت عرصے سے طالبان،القاعدہ اور سپاہ صحابہ کی شکل میں اس قسم کے واقعات کر رہے ہیں۔اگر روسی ساخت کا اسلحہ پکڑا جاتا ہے تو پھر ہماری حکومت روس،اسرائیل یا انڈیا کے خلاف آواز بلند کیوں نہیں کرتی؟میں آج اس House اور آپ کی وساطت

سے یہ بات کہنا چاہوں گی کہ کوئی مسلمان یا مسلمانوں کی تنظیم اس قسم کا گھناؤنا کام نہیں کر سکتی۔ ہم خاموش کیوں ہیں؟ اگر بمبئی کے ایک ہوٹل پر حملہ ہوتا ہے تو پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی کی جاتی ہے۔ ہمارے یہاں پر اتنی قیمتی جانیں چلی گئیں لیکن ہم اس کا الزام ان لوگوں کو کیوں نہیں دیتے جو کہ واقعی ان کارروائیوں میں ملوث ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گی کہ ہم آج اس House کی وساطت سے یہ بات ان لوگوں تک پہنچائیں کہ جنہوں نے یہ کارروائیاں کی ہیں۔ پاکستانی قوم، پاکستان کی افواج انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب تک ہم سب لوگ، ہم تمام سیاسی جماعتیں اس ایک ایجنڈے پر اکٹھی نہیں ہوتیں تو اس وقت تک پاکستان کی اندرونی سلامتی اسی طرح مخدوش رہے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو سانحہ ہوا ہے اس پر ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے تمام انسان غمگین اور رنجیدہ ہیں۔ یہ قابل افسوس واقعہ ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ "المومن من سلم من لسانہ و یدہ" مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرا مسلمان بھائی محفوظ رہے۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا کہ اللہ تعالیٰ نے دو ہی شرطیں رکھی ہیں جن کو دائمی جہنمی کہا گیا ہے ان میں ایک وہ جو شرک کرتا ہے اور دوسرا وہ جو جان بوجھ کر کسی انسان یا مسلمان کو قتل کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشت گردوں کا دین سے کوئی تعلق ہے، مذہب سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ان کا انسانیت سے کوئی تعلق ہے۔ یہ کسی طور پر جواز نہیں ہے، چاہے حکومتی پالیسی سے اختلاف ہو، چاہے کوئی اختلاف رائے رکھتا ہو کہ اس طرح کا گھناؤنا کام کیا جائے۔ یہاں میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ اگر لال مسجد کے واقعہ کو روک لیا جاتا، اگر اس وقت پرائی جنگ میں ملوث نہ ہوا جاتا تو آج ہمیں یہ دن شاید نہ دیکھنا پڑتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ ملک جلال الدین ڈھکو صاحب!

ملک جلال الدین ڈھکو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے tail پر وقت دیا ہے۔ کافی لوگ بات کر چکے ہیں۔ مہربانی کر کے وقت کی شرط نہ رکھیں، میری دو تین باتیں سن لیں۔ آستانہ عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ پر یہ جو سانحہ ہوا ہے اس کی پوری قوم مذمت کرتی ہے، یہ ایوان اس کی مذمت کرتا ہے اور ہم سب بحیثیت قوم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ صرف مذمت کرنے سے کام نہیں بنے گا۔ یہ پورے پاکستان میں ایک سازش ہو رہی ہے اگر ہم آج بھی آنکھیں بند کر کے سوئے رہے تو پھر آپ جانتے ہیں کہ اس سازش کا نتیجہ کیا نکلے گا، وہ پاکستان کو کس طرز پر چلانا چاہتے ہیں آیا وہ پاکستان کو دیکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ یہ کوئی اندرونی سازش نہیں ہے۔ یہ بیرونی سازش کا ایک حصہ ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت پوری قوم، پورے ملک کو جاگنا چاہئے، تمام جماعتوں کو متفقہ طور پر اپنے سیاسی اختلافات کو بھلا کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ یہ دہشت گردی نہیں بلکہ یہ ملک کے خلاف ایک سازش ہے اور برملا سازش ہے۔ تمام جماعتوں کو متفقہ طور پر اپنے سیاسی اختلافات کو بھلا کر ملک کے خلاف دہشت گردی کی اس سازش کے خلاف جہاد کرنا ہو گا اور اس حوالے سے اقبال کا ایک شعر ہے کہ:

اقبال بڑا ابدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا، کردار کا غازی بن نہ سکا

جناب سپیکر! پوری قوم کو کردار ادا کرنا ہو گا تب ہم ملک کو بچا سکتے ہیں۔ آپ کو سامنے نظر آ رہا ہے کہ اس ملک کو ٹکڑے کرنے اور اس ملک کو ختم کرنے کے لئے یہ سازش ہو رہی ہے، یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اس وقت پوری قوم کو اکٹھا ہو جانا چاہئے، اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور اس سازش کو پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کرنا ہو گا۔ میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے سر پر یہ گھڑی آ پہنچی ہے کہ آپ ملک کو بچائیں۔ میں نے پچھلی دفعہ اپنی تقریر میں کہا تھا کہ آپ کا نہری پانی بند کیا جا رہا ہے، یہ کس معاہدے کے تحت ہو رہا ہے؟ آپ کے ملک کو بنجر اور بے آباد کرنے کے لئے ہندوستان نے آپ کے دریا بند کر دیئے ہیں وہاں پر ڈیم بن چکے ہیں۔ برطانیہ کے حکمران ہندوستان سے جاتے وقت کہہ گئے تھے کہ پنجاب سونے کی چڑیا ہے تو ہندوستان چاہتا ہے کہ یہ پنجاب ہاتھ باندھ کر ہمارے سامنے کھڑا ہو جائے کہ ہم آپ کے غلام ہیں۔

میں آخر میں یہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ پوری قوم جاگے کیونکہ یہ بہت بڑی سازش ہے، اس سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بڑا دردناک واقعہ ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے آرمی، پھر FIA، پھر پولیس کے institutions پر اور پھر جناح ہسپتال پر حملہ کیا اور پھر انہوں نے چلتے چلتے آج داتا دربار کے اوپر بھی حملہ کر دیا۔ ہم صرف یہ بات کرتے ہیں کہ قومی یکجہتی ہونی چاہئے میں یہاں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ساری قوم کو متحد ہو جانا چاہئے یہ پاکستان کی تاریخ میں بدترین واقعہ ہے اور یہ تمام مسلمانوں کو چیلنج ہے۔ ہر ایک مسلمان اور ہر ایک پاکستانی جس جگہ پر بھی موجود ہے اسے یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ ہم دہشت گردی کو روکیں گے۔ یہ بڑے بڑے barrier، یہ بڑے بڑے پتھر اور یہ سیمنٹ دہشت گردی کو ایک حد تک روک سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر قومی یکجہتی پیدا ہو جائے اور کسی جگہ پر بھی کوئی ایسا شخص نظر آئے جس کی حرکت مشکوک ہو تو اس کے اوپر نظر رکھیں اور پولیس کو بتائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ساری قوم اس طرح سے تیار ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور یہ کامیابی ضرور ہو گی۔ داتا دربار سے اٹھنے والی یہ چیخیں ضرور کسی نہ کسی جگہ پر پہنچیں گی اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر: جی، مڈھانہ صاحب!

چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ: جناب سپیکر! فضائیں سوگوار ہیں، نوحہ کناں ہیں وہ لاکھوں مائیں کہ جنہوں نے اپنے لخت جگر اس پاک ہستی کے مزار سے پائے۔ ان کی بہنوں کی آنکھوں سے درد کے ساغر چھلک رہے ہیں، وہ ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ خدا را ثناء خوان تقدیس مشرق کہاں ہے:

یہ گلیاں یہ کُوچے یہ منظر دکھاؤ
ذرا ملک کے راہبروں کو بلاؤ

ثناخوان تقدیس مشرق کو لاؤ
ثناخوان تقدیس مشرق کہاں ہیں

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ وہ مقدس مقام زیارت کہ جہاں پر جا کر ایک گوشہ عافیت کا گمان ہوتا ہے جہاں پر میں نے بھی کچھ راتیں گزاری ہیں، وہ لمحے کہ جب قُربِ خداوندی کا ادراک ہوتا ہے، وہ لمحات کہ جب انسان کو اپنا آپ منکشف ہوتا ہے، دنیاوی آلائشوں سے پرے ذہن کو ایک عجب طرح کا سماں محسوس ہوتا ہے، اس جگہ پر حکومت اور سکیورٹی کے ہوتے ہوئے ایسا دردناک سانحہ کا رونما ہونا میرا خیال ہے کہ ہم گرفت میں آ چکے ہیں، ہمارے گناہ کچھ اس حد تک جا چکے ہیں کہ شاید خدا ہم سے ناراض ہو گیا ہے۔ ہم سب باخبر ہو جائیں، حالات کا ادراک کر لیں اور ہم لوگ اپنے گریبانوں میں جھانک لیں تو شاید ہمیں امن کا کوئی سراغ مل سکے اور شاید ہم روزِ محشر خدا کے آگے سرخرو ہو سکیں۔

جو خون ہے مظلوموں کا ضائع تو نہ جائے گا لیکن
کتنے وہ مبارک قطرے ہیں جو صرف بہاراں ہوتے ہیں

جناب سپیکر! ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی چپقلشوں کو بھلا دیا جائے، اپنی باہمی رنجشوں اور عداوتوں کو پس پُشت رکھ کر ملکی مفاد کے لئے، انسانیت کے مفاد کے لئے اور انسانیت کو بچانے کے لئے من حیث القوم سامنے آ کر اپنا کردار ادا کرنا ہو گا ورنہ اقبال تو بہت پہلے کہہ گئے ہیں:

"تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"

جناب والا! صرف اربابِ اختیار پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی، ہر ذی شعور شہری اور ہر باشعور دل یہ ٹھان لے کہ ہم نے اس پاکستان کو بچانا ہے۔ یہ مملکت خداداد بہت سی sacrifices کے بعد، نجانے کتنی عصمت دریوں اور کتنے آنچلوں کو ضائع کرنے کے بعد ہمیں ملی ہے، خدارا ہمیں اس کی قدر کرنی ہو گی اور میدانِ عمل میں آنا ہو گا، یقیناً جب ہم میدان عمل میں آئیں گے اور کوشش کریں گے تو انشاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ جب پاکستان صحیح معنوں میں ایک پر امن وطن ثابت ہو گا۔ دہشت گردی کے اس ناسور نے نہ جانے کتنے آنچلوں سے ان کا سہارا چھین لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ

ان تمام شہداء کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں سنبھلنے اور اس ملک کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کا جو موضوع ہے اس پر جتنے دوستوں نے بیان فرمایا ہے یہ ان کے دل کی آواز تھی اور یہ اتنا دردناک اور اندوہناک واقعہ تھا جس نے پورے پنجاب کو کم از کم ہلا کر رکھ دیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پورے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس سے پہلے بے شمار واقعات ہو چکے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا پورا ملک حالت جنگ میں ہے۔ آج کل ہمارا ملک بیروت بنا ہوا ہے۔ ہم جب تک اس مرض کی صحیح تشخیص نہیں کر پائیں گے تو ہم جتنے بھی نعرے لگاتے رہیں، blame game کرتے رہیں، پارٹیاں ایک دوسرے کو blame کریں، کبھی ہم پولیس کو blame کریں اور سکیورٹی اداروں کو، ایجنسیوں کو blame کریں لیکن میں یہ وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارا موجودہ setup یا پچھلے setup ہم بڑے عرصے سے ایک گرفت میں آئے ہوئے ہیں، ہم نے اس گرفت کو توڑ کر باہر نکلنا ہے اور وہ گرفت کیا ہے؟ وہ گرفت ہمارے اپنے اپنے مفادات کا wishes circle ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت حالت یہ ہے کہ ہم اپنے اپنے مفادات کی خاطر امریکہ کو چھوڑ نہیں سکتے اور جہاں سے پچھلوں نے چھوڑا وہیں سے ہماری موجودہ گورنمنٹ نے شروع کیا، یہ اسی گورنمنٹ کی continuity ہے اور امریکہ ہمیں پوری طرح اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے۔ دنیا میں کبھی ایسا قانون پاس نہیں ہوا کہ hot pursuit میں وہ افغانستان میں آ گئے۔ اب وہ افغانستان میں جنگ ہار رہے ہیں، اوباما اسے تسلیم کر چکے ہیں اور وہ کہہ چکے ہیں کہ 2011 میں ہم اپنی فوجیں واپس بلا لیں گے۔ وہ بہت جلدی میں ہیں۔ اس وقت افغانستان میں امریکہ جنگ ہار رہا ہے تو انھوں نے اپنی ہار کا بہانہ پہلے یہ بنایا کہ فاٹا سے دہشتگرد اور طالبان آتے ہیں اس وجہ سے انھوں نے فاٹا پر ڈرون حملے شروع کئے اور اب جنوبی پنجاب کا نام لیا جا رہا ہے اس لئے جنوبی پنجاب کو target کیا جا رہا ہے اور اب لاہور کو target کیا گیا ہے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جب تک ہم امریکہ کی غلامی نہیں چھوڑیں گے پوری کل جماعتیں اکٹھی ہو کر اپنے اپنے

مفادات نہیں چھوڑیں گی اس وقت تک آپ اس دہشتگردی سے نہیں بچ سکتے، نہیں بچ سکتے، نہیں بچ سکتے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔ جی، سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج جو مسئلہ اس ایوان میں زیر بحث ہے آپ یقین کریں کہ اس ملک کا ہر باسی چاہے وہ جس بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہے یا سیاسی طور پر کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ غمزدہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ کے لئے مذمت کا لفظ بھی قابل مذمت ہے کیونکہ مذمت کا لفظ اتنے بڑے واقعہ کو cover نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں من حیث القوم جیسے میاں محمد نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ جتنی سیاسی پارٹیاں ہیں اور تمام مکتبہ فکر کے لوگ اکٹھے بیٹھ کر سر جوڑ کر اس پر کوئی فیصلہ کریں تاکہ ہم کسی ایسے فیصلے پر پہنچیں کہ جہاں بھی کوئی خامی اور کمی ہے تمام لوگ اس پر بیٹھ کر فیصلہ کریں اور جہاں بھی ہم غلط ہیں اس کی correction کریں اور اس ناسور سے کسی طریقے سے بھی جان چھوٹ سکے تو چھوٹنی چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں میرے دوست کہتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہو سکتے، یہ لوگ پتا نہیں کہاں کے ہیں تو میرا اس بات پر بھی اختلاف ہے کیونکہ آج سے چودہ سو سال پہلے نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسین رضی تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والے بھی مسلمان تھے اور انہی مسلمانوں نے رسالت مآب کی رحلت کے کچھ ہی عرصہ کے بعد اتنا بڑا سانحہ کرا دیا تو آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر اختلاف نہیں کرنا چاہئے کہ یہ مسلمان نہیں ہیں، یہ ضرور مسلمان ہیں لیکن ان کی سوچ کا فرق ہے۔ جب بھی کوئی خودکش پکڑا جاتا ہے یا اس کا سر، دھڑ یا کوئی بھی اعضاء ملتا ہے تو اس کا تعلق مسلمان گھرانے سے ہی ہوتا ہے لیکن میں ان کو یہ فکر دینا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں امریکہ پر غصہ ہے اور اس کی پالیسیوں سے ہم اختلاف کرتے ہیں تو کیا داتا دربار پر کوئی غیر مسلم مارا گیا ہے، کیا کوئی امریکن یا انگریز مارا گیا ہے؟ وہاں پر تو کوئی رحیم یار خان کا مسلمان مزدور مارا گیا ہے اور اوکاڑہ کا بے گناہ سکیورٹی گارڈ مارا گیا ہے۔ انھیں یہ سوچنا چاہئے کہ جہاں بھی یہ خودکش اپنے آپ کو بم دھماکے سے اڑاتے ہیں وہاں کوئی امریکن نہیں مرتا، وہاں بے گناہ، بے قصور مسلمان مرتا ہے اور پاکستانی مرتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ کی بے چینی کا احساس ہے کیونکہ کافی دوستوں نے بات کرنی ہے اور آپ کی بے چینی ضروری ہے کیونکہ آپ کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں participate کریں جو بہت ضروری ہے۔ میں انہی الفاظ پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ میرے خیال میں اس پر کافی دوستوں نے بات کر لی ہے۔ اس طرح آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا۔ اب اجلاس بروز منگل 6۔جولائی 2010 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔